II.B.
14

Muntakhabat-i-Urdu.
by
Fuller.

منتخبات اردو

مولفہ

میجر فلر صاحب بہادر سابق ڈائرکٹر پبلک
انسٹرکشن ممالک پنجاب و مولوی کریم الدین
ڈپٹی انسپکٹر مدارس حلقۂ لاہور

جسکو

کلکتہ یونی ورسٹی کے سنت
داخلہ امتحان کے لئے
مقرر فرمایا تھی

یونیورسیٹی کے پبلشر تھیکر اسپنک اینڈ کو
نے چھاپہ کیا

کلکتہ

١٨٦٩ع

SUBJECTS OF EXAMINATION

IN THE

URDU LANGUAGE,

APPOINTED BY THE

SENATE OF THE CALCUTTA UNIVERSITY

FOR THE

ENTRANCE EXAMINATION.

EDITED BY

MAJOR A. R. FULLER, R. A., AND MOULVI KARIMU-D-DIN.

NEW EDITION.

CALCUTTA:

THACKER, SPINK, AND CO.,

PUBLISHERS TO THE UNIVERSITY.

1869.

انتخاب قصہ پنجاب سنگھ

نافرمانی

پنجاب سنگھ نا فرمانی ایسا دکھہ ہی جسکے سبب صدہا
ح کے رنج انسان کے دل پر آپڑتے ہین شیطان جو مردود ہوا
رمانی کے سبب آسمان سے نکالا گیا اب اسکو کتنا بڑا دکھہ ہی
سکا بدلا انسان کی اولاد سے لیتا ہوا پھرتا ہی انوخ کیسا فرمان
ار خدا کا تھا کہ اس دنیاوی جسم کے ساتھہ آسمان پر بلایا
ا وہ ابتک آسمان پر زندہ موجود ہی جو آدمی فرمان بردار ہی
مین انسانیت کی اصل موجود ہی کیونکہ خدانے انسان کو
مان بردار پیدا کیا تھا شیطان نے اسکو بہکاکر نافرمان بنایا جو
رمان ہی وہ بندۂ شیطان ہی پس جو شخص جس کسی کے
بع اور زیر حکم ہی اسپر نہایت واجب ہي کہ اپنے افسر

تابع اور فرمان بردار رهی کیونکه جب آقا اپنے ماتحت مین فرمان برداری پاتا هی تو اوسکي عزت بڑهاتا هی بڑے رتبه پر اوسکو پهنچاتا هی نافرمان شخص کسي کو نهین بهاتا

بادشاه جسکو هماري دنیا کے لوگ حاکم اعلی کهتے هین یا حاکم جو ایک ملک پر حکومت کرتا هی حقیقت مین فرمان بردار رعایا کا هی رعیت کے دلون کی طرف حاکم کي نظر هوتی هی رعایا هی سے اونکے بهلے کي بات دریافت کرکے حاکم قانون بناتا هی پس اسیواسطے اوسنے اتنا بڑا رتبه پایا هی که دنیا مین بادشاه یا حاکم کهلایا هی جو حاکم رعایا کي بهلائي کی فکر نهین کرتا وه خود بگڑ جاتا هی پس اب تم اس جگه سمجهه لو که سردار حقیقت مین اپنی قوم کا فرمان بردار هی فرمان برداری اصل هی سرداری کي اسیطرح یهه بهی دل مین خوب طرح سمجهه لو که جو شخص حاکم کا حکم نهین مانتا وه اپنی آسودگی اور آرام مین خلل ڈالتا هی بے شمار مصیبتین اپنے پر اوٹهاتا هی اپنے ساتهه اپنے خویش اور اقارب بلکه تمام اپنی قوم کو دکهه اور رنج مین ڈالتا هي •

دغا

پنجاب سنگه دغا کے معنی فریب کرنا بدون توقع کے هین یهه ایسی خراب عادت هی که اس سے هزارها خرابیان دنیا مین برپا هوتی هین اور بهت لوگ خود بخود هی دشمن هوجایا کرتے هین

مثلاً مجکو تمسے یہہ توقع نہین ہی کہ تم میرا کچھہ نقصان کروگے اور اس بھروسہ پر مین اپنے کام تمہارے قبضہ مین چھوڑون یا آنکہ تمسے ہوشیار نرہون اور پھر تم میرا نقصان کرو تو وہ دغا ہوئی پس مجکو اسیوقت سے تم سے عداوت پیدا ہو جاریگی اور اگر اسیوقت اسکا بدلا نہ لے سکونگا تو جب موقع پاونگا تم سے بدلا اس دغا کا لونگا تو تم بھی میرے بدلا لینے کے انتظار کے غم مین ہمیشہ رہا کروگے پس ہمیشہ کا رنج تمہارے دل پر رہا اور اگر تم بھول گئے تو جسوقت بدلا لونگا اسوقت تمکو رنج عاید ہوگا پھر تقدیر تم غم اور الم سے بچ نہین سکتے اگر اپنی عادت پہلے ہی سے اس بدخصلت کی نہ کرتے تو کیسے آرام مین رہتے - سنو پنجاب سنگہ نفاق - رہزنی - چوری ہمسایہ کے مال پر نظر بدکرنا - خیانت - خلاف وضعی - بدفعلی - رشوت لینا - خود غرضی - یہہ سب اقسام دغا کے ہین اور انسے جو جو قباحتین اور مصیبتین انسان کے دل پر پڑتی ہین تم خوب طرح جانتے ہو●

عیاشی

پنجاب سنگہ عیاشي بھی ایک بڑي آفت هي اگر تمام جہان کے گناہونکي مان اسکو کہون تو بجا هي معنی عیاشی کے بہت آرام کرنا اور لذات دنیاوی مین پھنسا رہنا ہی پس جو شخص کہ اپنے تئین دنیاوي لذتون مین گرفتار کرکے سستی اور کاہلي اختیار

کرتا ہی تو یہہ تو آپ کو خوب معلوم ہی کہ بیفکر آدمی کو شیطان بہت بہکاتا رہتا ہي اور فرصت پاکر بڑے بڑے گناہ میں اوسکو پہنساتا ہی خصوصا جبکہ آدمی خود خواہان عیش کا ہوکر بیفکر بیٹہا رہے تو گویا اوسنے شیطان کا تخت اپنے دل میں آراستہ کیا ہی اسیواسطے بہت بیفکر اور عیاش آدمی جو جو گناہ کرتے ہین محنتی اور مزدور اور وے لوگ جو اپنے تئین کسی کام میں لگائے رکھتے ہین اونکو کبہی اون گناہون کا خیال بہی نہین گذرتا اور چونکہ عیاش آدمي کو عیش کرنے کی عادت ہوجاتی ہي اور سامان عیش جب مہیا نہین پاتا تو اوسکے مہیا کرنے مین بڑے بڑے جرم کا بانی اور عامل ہوتا ہی جسکا انجام ہمیشہ کا رنج اور مصیبت اوٹہاني پڑتی ہی یہہ عادت ایسی خراب ہی کہ اگر امیر کو ہوتی ہی تو صدہا آفتین اور مرض اوسکے بدن مین پیدا کرتي ہی ہزارہا آدمیون کو اوسکا دشمن بناتي ہی اہل عقل اوس سے نفرت کرتے ہین دولت اوسکی برباد ہوجاتی ہی انجام کار فقیر بنا چہوڑتی ہی اور اگر کسی جرم کی سزا مین گرفتار ہوا تو پہر کتنا بڑا دکہہ اوسکو اوٹہانا پڑتا ہی اور اپنے ساتہہ اپنے رشتہ دارون کو بہي عذاب مین ڈالواتا ہی قطع نظر اسکے عیاش آدمی کسی عقلمند کي نظر مین عزت نہین پاتا یہہ دکہہ کیا تہوڑا ہی اور اگر بالفرض اس سے کوئي ایسی حرکت ہوگئی ہو جسکے انتقام کي فکر اوسکے دل مین لگی رہی تو پہر ہرروز بلکہ ہروقت کتنا دکہہ اوسکو کہینچنا پڑتا ہي ہان وہ عیش و آرام جسکو دنیا کے لوگ

پسند کرتے ھیں متوسط رتبه کا ھرگز کسیکے نزدیک برا نہین ھی اور نه اوس سے کچھہ دکھه یا رنج عاید ھوتا ھی پر افراط عیش پر قدم رکھنا گویا اپنے تئین حیوان بنانا ھی پس یہه عادت بھی ایسی خراب ھی که انسان سے حیوان بنا دیتی ھی اس سے بھی بچنا نیک ھی تاکه رنج سے انسان محفوظ رھے ● ●

بغض

پنجاب سنگه بغض ایک ایسی آگ ھی که آپ ھی آپ انسان کے دل مین بھڑکا کرتی ھي جو شخص کسی شخص سے دشمنی کرتا ھی اسکو زیادہ رنج پھونچتاھے به نسبت اوسکے که جس سے وہ دشمنی کرتاھے یہه بات سمجھنے کے لایق ھی فرض کرو که کرودہ سنگه کو سنتوک سنگه سے دشمنی ھی پس کرودہ سنگه کے سامنے اب اگر کوئی شخص سنتوک سنگه کی تعریف کرے یا صرف نام ھی اوسکا لیوے تو کرودہ سنگه کو بڑا رنج ھوتا ھی بلکه اوسکے چہرہ پر نشان غصه کے بھی نمایان ھوجاتے ھین یہانتک که مونہه بناتاھے اور اوسکا نام بھی سننا نہین چاھتاتو اسکا باعث یہه ھي که کرودہ سنگه کے دل مین آگ دشمنی کی بھڑکتی ھی پس اگر وہ اول سے دشمنی اختیار نه کرتا تو اپنی جان ھرروز کے عذاب مین نه جلاتا کیسا آرام سے رھتا انسان کو چاھئے که خلق مین اپنے تئین محمود بناوے نه که حاسد یہه بات اس مقام پر قابل

غور هے که ایک حسد هوتا هی اور ایک رشک کہلاته هي رشک کرنا مستحسن هي حسد اور بغض دونون عیب مین داخل هین•

پنجاب سنگه ـ حاسد اوس شخص کو کہتے هین جو کسی اهل نعمت کی زوال نعمت کا خواهان هو اگر چه اوسکو وه نعمت ملے یا نه ملے یهه سخت عیب هی اسیکو دشمنی اور حسد کہتے هین برخلاف رشک کے که اسمین زوال نعمت ملحوظ نهین هوتا بلکه وه خود اپنے نفس کو شوق دلاتا هی اور چاهتا هی که مین بهي اوس دوسرے شخص کي مانند هوجاون جو ایسي نعمت رکہتا هی فرض کرو که ایک شخص دولتمند هو اوسکو دیکهه کر اگر مین یهه سوچون که جیسی اسکے پاس دولت هی ایسي هی میرے پاس بهی هوجاوے تو اوسکو حسد نهین کہتے بلکه اسکو رشک اور غبطه بولتے هین یهه نیک بات هی کیونکه اگر مجهکو بهی ایسی هی دولت پیدا کرنے کا شوق هوگا تو مین بهي اپنے اوپر محنت اوٹهاونگا اور اوس کی مانند دولت پیدا کرلون گا • :

اور اگر مین یهه خواهش کرون کهاوس کي دولت مجهکو ملے یا نه ملے پر اوسکے پاس سے جاتی رهی اور وه شخص مفلس هوجاوے تو اسکو حسد اور بعض کہتے هین یهه سخت بیماري هی اس سے خدا سب کوبچاوے پس ایسے هي شخص سے بهت لوگ نفرت کیا کرتے هین اسلئے اوسکو هر ایک سے رنج پیدا هوتا هی•

پنجاب سنگه نے پوچها که دهیان سنگه ایسے لوگون کی کیا پهچان هی اوسنے کہا که یهه تو بهت آسان هی ایسے لوگ همیشه

خود نالان هوا کرتے هیں اور اکثر بار نالشی اپنے محسود کے هوکر هرایک کے سامنے گلہ اور شکوہ کیا کرتےهیں مثلاً کرودہ سنگہ نےاگر آکرکوئي شکایت سنتوک سنگہ کي تمسےکی توتمکومناسب هی کہ فورا پہلے یہہ سمجہہ لوکہ اسکو کچہہ عداوت تواوس سے نہیں هي جب تم تحقیقات کروگے اور عقل سے مدد لوگے اگر وہ عداوت رکھتا هوگا تو فورا ظاهر هوجاویگی یہی اصل شناخت هی جو میںنے تمکو بتلائي والا نہ یہہ دشمنی ایسي بلاهی کہ اور کسیطرح نہیں کھلتی ٭

حرص

پنجاب سنگہ حرص ایسی سخت بلاهی جسپر یہہ مسلط هوتی هی وہ شخص دنیا میں ذلیل و خوار هی رهتاهی کبھی بڑے رتبہ یا کمال انسانی کو نہیں پہنچ سکتا حریص آدمی کی کبھی سیري نہیں هوتي اگر شرق سے غرب تک تمام دنیا حریص کو دے دي جاوے تب بھی اوسکو یہہ حرص هوتي هي کہ اور بھی کچہہ ملے تو لوں سعدي نے سچ فرمایا هی ٭ مصرع ٭ طمع را سہ حرف است هرسہ تهي ٭ حرص تمام گناهوں اور سارے رنجوں کی والدہ هی کسی عقلمند نے کیا اچھی بات کہی هی کہ اگر کوئی شخص یہہ چاهے کہ میں سب گناهوں سے بچا رهوں اور بہت نیک هوجاؤں تو اوسکو لازم هي کہ حرص چھوڑدے کیونکہ جسوقت انسان حرص چھوڑ دیتا هی تو سب گناہ اوس سے چھوٹ جاتے هیں ٭

جواب سنگه جو گناه اور جو جرم هی خواه سنگین هو یا خفیف اوسمین ایک طرح کا لالچ هی کیونکه گنهگار جب گنه کرتا هي تو کسی لالچ سے کرتا هی چور جو چوري کرتا هي اوسکو حرص روپیه کي هی علیٰ هذا القیاس جو گناه هی اوسمین ایک طرح کی حرص هي پس حرص کا چهوڑنا بڑا بهاری کام هی انسان جو پہلے هی پہل حریص هوا تو شیطان نے اپنے دماغ سے اس بیماري کو نکالکر انسان کے دماغ مین ڈالدي تهی - قناعت کے برابر کوئي توانگري نهین هي جو شخص قانع هی وه غنی هی جو حریص هی وه ذلیل اور مفلس هی اور قناعت سے جو انسان کے دل مین خوشی هوتی هی وه ذراسا تامل کرنے سے معلوم هوسکتی هی برخلاف حریص کے که وه همیشه کے رنج و عذاب مین گرفتار رهتا هی پس اگر یهه عادت انسان مین هوجاوے تو بسبب حرص کے وه هر ایک شی کا لالچ کریگا اور جبکه هر ایک شی نه پاسکیگا تو اوسکو رنج برابر رهیگا اور اگر بالفرض وه شی بهی ملی پر اوسکا نتیجه خراب هوا تب بهی اوسکو رنج اوٹهانا پڑا پس اسلئے اوسکو مناسب یون تها که پہلے سے اسکی عادت هی نه ڈالتا اگر قناعت پر صبر کرکے رهتا تو کبهي رنج اسقدر نه اوٹهاتا جتنا حریص هونے مین اوسکو اوٹهانا پڑا •

تکبر

پنجاب سنگه تکبر بهی رنج کی جڑهي دیکهو متکبر آدمی کسیکو پیارا نهین معلوم هوتا بلکه هر ایک شخص اوس سے نفرت هی کرتا هی یهه خصلت بهي شیطان کے سر مین سے نکلي هی اسکا بانی بهي شیطان هی جیسا که سعدي کہتا هی •

•بیت •

• تکبر عزازیل را خار کرد • • بزندان لعنت گرفتار کرد •

جو شخص تکبر کرتا هی اوسکے دوست اوسکو دل مین برا سمجتے هین اور سوا دوستون کے غیر لوگ تو اوسکے دشمن هي هوجاتے هین خوش خلق آدمی کو تمام دنیا کے لوگ پسند کرتے هین وجه اسکی صرف یهه هی که تکبر خصلت شیطانی هی اور خوش خلقي صفت رحمانی تکبر سے بچنے کی کیا اچهي ترکیب ایک حکیم نے لکهی هی که جب انسان کو تکبر آکر ستارے تو اوسیوقت اپنی اصل کی طرف خیال دوڑارے یعنے یهه سوچے که مین جو تکبر کرون تو میری اصل کیا هی مٹي کا بدا هوا تو میرا بدن هی اور چند روز کیواسطے اس دنیا مین آیا هون آخر فنا هو جانا هی چند روز کی زندگي پر غرور کرکے اگر مین شیطان کے همراه هو جاؤن اور خوش خلقی جو فرشتونکی صفت هی چهوڑدون توکیا حاصل هوگا •

تکبر ایسی خراب خصلت هي که اوسکے سبب متکبر آدمی کے دشمن هوجاتے جو اوسکو رنج رهتا هی وه تو علیحده هی اسکے سواء ایک بڑا رنج اوسکو یهه لگا رهتا هی که جب وه لوگونسے بتکبر

پیش آتا هی اور وے اوسکي تدبیر شکني کے درپے هوتے هین اور وه اپنی مرضی کے موافق اپنے تکبر کا اظهار نهین کر سکتا تو اسکا بهی اوسکو بڑا رنج رها کرتا هی چنانچهه اسی باعث اکثر مقدمے بسبب غرور کے عدالت مین پیش هواکرتےهین اور آخره متکبر ذلت اوٹهاتا هی پهر ایسی عادت نه اختیار کرنے سے بهی انسان بڑا اسوده رهتا هی اور اس خصلت کے اختیار کرنے سے همیشه رنج اور عذاب مین گرفتار رهتا هی

کذب

پنجاب سنگه جهوٹ بولنا بهی باعث رنج اور دکهه کا هی اور انجام اوسکا بهت خراب هوتا هی دنیا دار آدمی کے حق مین جهوٹ کے برابر کوئی آفت نهین هی جو لوگ دوکاندار هین اونمین سے خام اور کچے لوگ یهه سمجهتے هین که جهوٹ بولنے سے دوکانداري هوتی هی حالانکه یهه بالکل غلط هی بلکه بڑے بڑے ساهوکار اور سوداگر کلان جسقدر دنیا مین هین اونکے کارخانون مین اگر غور کرکے دیکهئے تو اونکی ترقی اور آسودگی کا باعث صرف سچ بولنا هی جو دوکاندار سچ بولتا هی اوسکی ساکهه سب کے نزدیک هوجاتي هی اور جسقدر وه ترقي کرنے چاهتا هي بسبب صدق کے اوسکي مرضی کے موافق ترقی هوتی جاتی هي اچهے سوداگرون سے سنے مین آیا هی که جس دوکاندار نے جهوٹ بولنا اختیار کیا هی اوسکي دوکان

خراب ہوگئی ہے ایسے آدمی کا اعتبار دوکاندار نہین کیا کرتے ٭

پنجاب سنگہ اگر مین تمسے کوئی بات جھوٹ بولون تو تم اپنے دل مین کیا خیال کروگے پنجاب سنگہ بولا کہ اگر مجھہ سے کوئی بات جھوٹ کہو اور مجکو ثابت ہوجاوے کہ تمنے جھوٹ کہی تہی تو میرے خیال مین یہہ دو باتین ضرور آوینگی کہ یا تو تمنے مجکو مسخرہ بنایا یا فریب دینے کا ارادہ تمہارا تہا اور ساتہہ ہی اسکے تمسے مجکو نفرت ہوجاویگی کیونکہ اگر تمہارا ارادہ حقیقت مین جہوٹ بولنے کا نہ تہا اور پہر تم جھوٹ صرف میرے دق کرنے کے واسطے بولے ہو تو اس سے صاف ثابت ہی کہ تم مجکو مسخرہ سمجہکر دق کرنا چاہتے ہو پس مین بہی بے شک تمسے دل مین ناراض ہونگا اور اگر مین بہی ظریف ہوا تو تمکو ایسا دق کرونگا کہ تم شاید پسند نہ کرو تب بہی تم میرے دشمن ہوجاوگے اور اگر تم حقیقت مین ارادہ کرکے مجھہ سے جھوٹ بولے ہو تو گویا مجکو تم فریب دینا چاہتے تہے تب بہی تم لایق دوستی کے نرہے بلکہ دغاباز ٹہہرے پس مین تمسے پہر بہی نفرت کرونگا اور یہہ نفرت جو خلاف عادت تمکو معلوم ہوگی تو تم میرے دشمن ہوجاوگے اس صورت سے دونو کے دل مین رنج قایم ہوگا ٭

بیحیائی

پنجاب سنگہ آپ کو خوب طرح معلوم ہی کہ بعض آدمی

سنجیدہ مزاج ہوا کرتے ہین اور بعض ظریف پر بےحیا آدمی بہت برا ہوتا ہی بےحیائی ظرافت مین داخل نہین ہی بلکہ یہہ ایسی بدخوہی کہ اکثر سنجیدہ مزاجون کے مزاج کو برانگیختہ کرکے بےحیاؤن پر اونکو خفا کردیتی ہی ظرافت صرف وہانتک ہی جہان تک کہ انسانیت مقتضی ہو اور حیا کی حد سے بڑھکر بےادبی یا بےحیائی مین قدم نہ رکھا جاوے پس اسلئے اسکی کچھہ حد مقرر نہین ہوسکتی کیونکہ بعض لوگ آپسمین ایسے بےتکلف ہوتے ہین کہ اون کی ظرافت اور مکالمہ پر اگر قیاس کیا جاوے تو وسے لوگ جو ذی وضع ہین اور پابند اپنی وضعداری کے رہتے ہین اونکے نزدیک ایسے لوگون کی ظرافت بھی ایکطرح کی بیحیائی مین شامل ہی اور بعضے لوگ جو مردہ دل ہوتے ہین اونکے نزدیک سواء سیدھے سادے کلام کے ہر طرح کے کلام لائق عتاب ہوتے ہین پس اس بیحیائی سے بچنے کے واسطے علم مجلسی سیکھنا اور مختلف طبائع کا امتحان کرکے ایک تجربہ پیدا کرنا ضرور ہی تاکہ اپنے پر کسی طرح کا رنج نہ آنے دے اور عتاب دوستان اور رنجیدگی خلق سے اپنے تئین محفوظ رکھے •

پرحیا کا اختیار کرنا نہایت افضل ہی کیونکہ بےحیا آدمی کو جب اوسکی بےحیائی کی سزا ملتی ہی تو سواء برداشت کرنے دکھہ کے دل مین بھی اپنے بہت شرمندہ ہوتا ہی اگرچہ بظاہر بسبب بےحیائی کے کچھہ اثر اس درد کا ظاہر نہین کرتا اور سواء اسکے اکثر آدمی اوس سے ملتے ہوئے پرہیز کرتے ہین اور جو جانتے ہین وہ اوسکو

بہت منہہ نہین لگاتے اسلئے اسکو رنج ہمیشہ ہی رہا کرتاہی

کاہلی

پنجاب سنگہ گیارہوین بدخصلت کاہلی ہي یہہ ایسی بري خصلت ہی کہ تمام جہان کے رنجون کی باعث یہی ہوتی ہي کوئی رنج انسان کے دل پر کیون نہو اگرغور کر کے دیکھئے تو کاہلی کے سبب وہ رنج اوسکو ہوا ہوگا ●

بچپن مین جو لڑکا علم سیکھنے مین بڑي چستي اور چالاکي نہین کرتا بلکہ کاہلی کرتا ہی تو انجام اوسکا یہہ ہوتا ہی کہ اپنے ہم سبقون سے پست ہو جاتا ہی امتحان کے وقت کچھہ تعریف نہین پاتا جب بڑا ہوتاہی تو ساری عمر پچتاتا ہی کہ مین نے کیون نہ محنت کر کے علم سیکھا فلانا شخص جومیرے ہم جماعت تھا اور مین اور وہ ایکدن مدرسہ مین داخل ہوئے تھے وہ عالم ہوگیا اوس نے کیا بڑا رتبہ پایا افسوس مین نے کاہلي کی تھی جو اوس رتبہ کو مین نہ پہنچ سکا پس اوسکا رنج ساري عمر اوسکے دل پر رہتا ہی جو شخص اپنے مقدمے کی پیروي نہین کرتا اور کاہلی کرتاہی وہ ہار جاتا ہي ●

تواریخون کے پڑھنے سے ثابت ہی کہ جو بادشاہ کاہلی اور سستی کرنے رہے تہے اونکا ملک اون کے ہاتھہ سے نکل گیا تھا اگر دنیا مین کاہلی رہتی اور چستی نہ آتی تو کوئی ہنر یا پیشہ

ترقی نه پاتا جو لوگ کاهلی کرتے هین مغلوب هوکر کم رتبه
هو جاتے هین اگرچه کتنے هي بڑے رتبه کے کیون نهون جو چستی
اور چالاکي برتتے هین وے بڑے رتبه پر پهونچ جاتے هین اگرچه
کتنے هی کم رتبے کے هون کاهلی سے بڑے بڑے گناه انسان کو
سوجهتے هین قطع نظر اسکے انسان کے بدن مین بهت سی بیماریان
ایسی هو جاتی هین که پهر اونکا علاج نهین هو سکتا کاهلي
عیاشي کا تخم هی جب انسان کاهل هوتا هی تو اسکو عیاشی
سوجهتي هی جب عیاشی کا اسباب مهیا نهین پاتا تو هل هی دل
مین هزارها ایسی تجویزین کیا کرتا هی جنکا انجام یهه هوتا هی
که ساری عمر رنج اوٹهاتا هی کاهل آدمی کبهي سردار نهین
هوسکتا اگر سردار هوگا تو اپني سرداری کهو بیٹهےگا بهر تقدیر کاهلی
باعث بڑے بڑے رنج اور دکهه کي هی فقط

انتخاب الف لیله و لیله

قصهٔ درزی کاشغری اور کبڑے کا جو ملازم بادشاهی تها

اگلے زمانہ مین ایک درزی کاشغر کا جو متصل ملک تاتار کے هی اپنی دوکان پر بیٹهکر کپڑے سیا کرتا تها چنانچه ایک روز وه بیٹها هوا قریب شام کے سي رها تها ناگهان ایک شخص کوزه پشت طبله لیکر آیا اور اوسکی دوکان کے تلے بیٹهه کر گانے لگا درزي اوسکا گانا سنکر بهت خوش هوا جب وقت اوسکے گهر جانے کا هوا اوسنے کبڑے سے کها که اگر تمهارا جی چاهے میرے گهر که یهان سے قریب هی چلکر گاؤ بجاو کبڑا راضی هوکر اوسکے گهر گیا جب درزی مونهه هاتهه دهوکر بیٹها اپنی بی بی سے که خوبصورت تهی اور اوسکو نهایت پیار کرتا تها کهنے لگا آج مین تمهارے گانا سنانے کے واسطے اس شخص کو که خوب گانا بجاتا هی لایا هون کهانا اگر تیار هو تو لاو اوس کی بی بی نے دستر خوان بچها کر کهانا آگے لاکر

رکھا اور میان بی بی باھم بیٹھہ کر کھانے لگے اور اوس کبڑے کو بھی شریک کھانے کا کیا اتفاقا اوس روز درزی کے گھر مچھلی پکی تھی اور کھانے کے شمول مین مچھلی بھی کبڑے کو دی چونکہ وہ بہت لذیذ تھی کبڑے نے بدون نکالنے کانٹون کے اس بی احتیاطی سے کھایا کہ ایک کانٹا اوسکے حلق مین چبھہ گیا وہ اس امر سے بہت مضطر ہوا اور بظاہر دم اوسکا بند ہوگیا ھرچند درزی اور اوسکے قبیلے نے بہت تدبیرین کین مگر کوئی نہ بن پڑی آخر درزی اوسکے حال کو دیکھہ کے ڈرا اور گبھرایا کہ اگر کوتوال شہر کو خبر ہوگی تو مجھکو عوض اسکے خون کے گرفتار کریگا ضرور ھی کہ آگے سے اسکا دفعیہ کیا چاھئے یہہ سوچکر اوس کبڑے کو حکیم یہودی کے پاس جو اوسکے گھر کے نزدیک تھا اوٹھاکر لیگیا دروازہ حکیم کا بند پاکر کبڑے کو لٹا سیڑھی کی راہ سے اوپر کو چڑھ گیا اور دروازہ پر دستک دی لونڈی حکیم کی آواز سنکر نکلی درزی نے پانچ روپیہ اوسکو دیکر کہا کہ تو جلد جاکر اپنے آقا سے خبر کرتا بیمار کو آکر دیکھے اور اوسکی تدبیر کرے جب لونڈی اندر گھر کے حکیم کو کہ بالاخانہ پر رھتا تھا خبر کرنے گیئی درزی کبڑے کو اوٹھا کر اوپر لیگیا اور دروازہ کے سہارے کھڑا کرکے آپ چپکے سے چل دیا حکیم لونڈی سے حال سنکر زر کی لالچ سے بی روشنی دروازہ کی طرف دوڑا اور کنڈی کھولکر چاھتا تھا کہ دروازہ کھولکر تلے اوترے اور بیمار کو دیکھے بمجرد کھولنے دروازہ کے وہ کبڑا زینہ سے لڑھکتا ھوا نیچے آ پڑا حکیم اندھیرے مین آواز سنکر حیران ھوا کہ یہہ کیا چیز تھی

جو دروازہ سے نکلے کو گرپڑی پھر جب روشنی منگوا کر تلے اوترا
کبڑے کو موا ہوا دیکھہ واویلا کرنے لگا اور یہہ تصور کرکے کہ میرے
سبب سے یہہ بیمار مرگیا حضرت موسیٰ و غیرہ کو شفیع کرکے
توبہ و استغفار کرنے لگا پھر یہہ سوچا کہ اگر کوئی رہگذر اس گلی
سے گذرے اور اس لاش کو میرے دروازہ پر پڑی دیکھکر حاکم سے
خبر کرے تو میں بڑی مصیبت میں پڑونگا اس سے بہتر ہے
کہ لاش کو جلد یہاں سے اوٹھاؤن غرض حکیم اوس کبڑے کو اندر گھر
کے لے گیا اور میاں بی بی نے آپسمین مشورہ کر اپنے بری الذمہ ہونے کو
کبڑیکے دونوں بازؤن مین رسی باندھ آتشدان مین ایک مسلمان کے
جو پچھواڑہ اوسکے رہتا تھا ڈال دیا وہ مسلمان مودی بادشاہ کا تھا
اکثر روغن غلہ و غیرہ اپنے گھر مین جمع رکھا کرتا چارون طرف چوہے
اسکے گھر مین جمع ہوکر جنس اوسکی کھا جایا کرتے اتفاقا وہ مودی
آدھی رات کو جب اپنے گھر آیا لالٹین کی روشنی سے کہ اوسکے ہاتھہ
مین تھی کبڑے کو بخاری مین کھڑا دیکھہ تصور چور کا کیا اور کہنے
لگا کہ توہی میری جنس چورا کر لیجایا کرتا ہے مین ابتک
دھوکے مین تھا کہ چوہے کھا جایا کرتے ہین پھر کیف اوسکو مارنے
لگا دو چار لاٹھی کے پڑنے سے وہ کبڑا زمین پر گرپڑا مودی نے
نزدیک جاکر اوسکو مردہ پایا اس حرکت سے بہت نادم ہوا اور دل
مین کہنے لگا کہ تونے بڑا غضب کیا کہ چور کا خون کیا فجر کو تو مقرر
اسکے عوض جان سے مارا جائیگا کاش میری ساری جنس برباد
ہوتی اور مرتکب ایسے بڑے گناہ کا نہوتا اس اندیشہ سے ایسا

بیخود ہوا کہ اپنے ہوش و حواس مین نرہا پھر جب ہوش مین
آیا اپنے حفظ کے واسطے اوسکو کاندھے پر رکھہ بازار مین لے گیا اور
اندھیرے مین ایک دوکان سے لگاکر کھڑا کردیا اور اپنے گھرآکر سورہا
تھوڑی دیر کے بعد ایک فرنگي سوداگر کہ بڑا آدمی اور داروغہ
مکانات بادشاھی کا تھا واسطے غسل کے حمام مین جانے لگا بازارمین
قریب اوس دوکان کے جس مین لاش کبڑے کی لگی ہوئی تھي
پہنچا بسبب تاریکی کے ایسا نزدیک ہوکر چلا کہ اوسکی پیٹھہ
سے جسم کبڑے کا لگ گیا فرنگي چور سمجھہ کر خوب اوسکو لات موکے
سے مار چورچور کرکے پکارا روند کے سپاھی نام چور کا سنکر دوڑے آئے
اور اونہون نے فرنگی کو دیکھہ کر کہ ایک مسلمان کو مارتاھے اوسے کہا
تو کیون اس مسلمان کو مارتاھے اوسنے جواب دیا کہ یہہ چور ھی
چاھتا تھا کہ میرا گلا دبائے غرض ایک سپاھي نے فرنگی کا ھاتھہ
پکڑکر کبڑے سے جدا کیا اور چاھا کہ اوس کو زمین سے اوٹھائے بمجرد
ھاتھہ لگانے کے اوسکو مردہ پایا سپاھي روند کے فرنگی کو اس جرم
پر کہ خون کیاھی گرفتار کر کوتوال شہر کے پاس لے گئے کوتوال فجر
کے وقت اوس سوداگر فرنگی کو کبڑے کی لاش سمیت قاضی کے
حضور مین لے گیا قاضي نے بعد دریافت حال کے مجرم کو معہ لاش
بادشاہ کے حضور مین لیجاکر عرض کیا کہ اس سوداگر نے اسکو
چور تصور کرکے اسقدر مارا کہ وہ مرگیا بادشاہ نے فرمایا موافق شرع
شریف کے تو حکم کر مین اس مقدمہ مین دخل نہین کرتا قاضی
نے فتوی دیا کہ اسکو بعوض کبڑے کے چوراھے مین لیجاکر پھانسی

دو مجرد حکم کرنے قاضی کے لکڑی پھانسی کی چوراھی مین کھڑی هوئی اور تمام شہر مین ڈھنڈورا پیٹا گیاکه بعوض خون ایک کبڑے کے فلانا سوداگر پھانسی دیاجاتا هی جسکو دیکھنا هو آکر دیکھے پھر جب مجرم کو جلادنے چاھا که اوسکے گلے مین رسی ڈالکر کھینچے سودی بادشاہ کا اس خبر کو سنکر دوڑا اور لوگونکو ھٹاکر مقتل مین پہنچا اور پکارکر کہا اے جلاد قاتل اس کبڑے کا مین هون یه شخص نہین جسکو پھانسی دیاچاھتا هی اوسکا قصور نہین اور مین نہین چاھتا که دوسرا خون بھی میرے سبب سے هو کبڑے کا خون جو مجھسے ھوا کیا کم هی اور سارا حال اپنا اور کبڑے کے مارنے کا قاضی کے روبرو بھی ظاھر کیا قاضی نے جلاد سے کہا که سوداگر کو چھوڑدے اور اس سودی کو جو خود خون کرنے کا اقرار کرتا هی پھانسی دے جلادنے سوداگر کو چھوڑ سودي کے گلے مین رسی ڈالکر چاھتا تھا که کھینچے یکایک آواز حکیم یہودي کی سنی که کہتا هی که اے جلاد ٹھہر اسکو عوض خون کبڑے کے قتل نه کر مینے اوسکو مارا هی پھر اوس حکیم نے سب ماجرا قاضی کے روبرو ظاھر کیا که اس کبڑے کو واسطے علاج کے لائے تھے وہ باھر کیطرف دروازہ سے لگا بیٹھا تھا میرے دروازہ کھولتے هی وہ زینه پر سے لڑک کر تلے گرا اور مرگیا حقیقت مین قاتل اسکا مین هون سودي نہین قاضی نے جلاد سے کہا که سودي کو چھوڑ دے بجائے اوسکے حکیم کو پھانسی دے جلاد نے جب رسي گلے مین حکیم کے باندھی اور قصد کھینچنے کا کیا درزی نے پہنچکر جلاد سے کہا که خون کبڑے کا مجھسے هوا هی

حکیم بے قصور ھی یہہ کبڑا واسطے گانے بجانے کے میرے گھر آیاتھا میں نے اسکو مچھلي کھانے کو دی تھی ایک کانٹا مچھلی کا اوسکے گلے میں چبھہ گیا جسکے سبب سے اسپر بیہوشي طاری ہوئی میں اوسکو واسطے علاج کے اس حکیم کے گھر لےگیا تھا مگر اوسکو وھاں پر مردہ پاکر اوسکے دروازہ سے کھڑا کرکے چھوڑ آیا تھا در حقیقت خون اس کبڑے کا میرے سبب سے ھی حکیم بےقصور محض ھی قاضی اور خلق کلام سودي اور حکیم اور درزیکا سنکر نہایت متعجب ہوئے آخر قاضي نے سوچکر جلاد سے کہا کہ حکیم کو چھوڑدے عوض اوسکے اس درزي کو کہ خود اقرار کرتا ھی پھانسی دے ایک شخص کو بعوض خون کبڑے کے مارنا ضرور ھی جلاد حکیم کو چھوڑکر چاھتاتھا کہ درزي کو قتل کرے اتنے میں پہرہ بادشاھي وھاں پر آیا اور قاضی کو معہ فرنگی اور سودي اور حکیم اور درزي اور لاش کبڑے کی بادشاہ کے پاس لیگیا اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ وہ کبڑا خاص مسخرا بادشاہ کا تھا ھر روز فجر کو حاضر ہوکر بادشاہ کو اپنے مسخرے پن سے خوش کیاہ کرتا اوس روز بادشاہ نے اوسکو حاضر نہ پاکر استفسار کیا کہ کیا سبب ھی کہ آج کبڑا ابتک حاضر نہیں ہوا حضار دولت نے عرض کیا کہ کل قریب شام کے شراب پیکر واسطے سیر و تماشا کے شہر کي طرف گیا تھا فجر کو لاش اوس کی پائی گئی قاضي نے حکم واسطے پھانسی دینے اوسکے قاتل کے کہ کوئی سوداگر تھا دیا وقت قتل کرنے کے دوسرے ایک شخص نے آکر اقرار اوسکے خون کاکیا کہ قاتل اس کبڑے کا میں ہوں مجکو گردن مارو اور اسیطرح سے تیسرا چوتھا

شخص آیا اور اقرار اوسکے مارنے کا قاضی کے روبرو کرتا گیا اب قاضی نے حکم پھانسی کا چوتھے شخص کے حق مین کیا قریب ھي کہ وہ پھانسی دیا جاے بادشاہ نے اس حال عجیب و غریب کو سنکر حکم کیا کہ جلد جاو اور قاضی سے کہو کہ اون چارون شخصون کو کبڑے کی لاش سمیت میرے پاس حاضرکر تا اوس غریب کبڑے کو آخري وقت دیکھہ اون الغرض قاضي نے اون سب کولاکر بادشاہ کے حضور مین حاضرکیا اور چارون کے اقرار و اظہار بھی مفصل عرض کئے بادشاہ نے اس حال کو بہ تفصیل لکھواکر اون چارون شخصون سے کہا تمنے اس قصے سے کوئی قصہ عجیب تر اگر دیکھا یا سناهو میرے حضور مین ظاهر کرو اگر اس سے تمهارے قصے عجیب هون گے تو مین تمکو چھوڑدونگا والا تم چارون کو بعوض اس کبڑے کے گردن مارونگا پہلے سب کے سوداگر فرنگی نے آداب بجالاکر عرض کیا کہ غلام اس سے عجیب تر قصہ جانتا هی اگر جان بخشي میري هو مین اسکو عرض کرون بادشاہ نے قبول کیا

قصہ زبانی سوداگر فرنگی کے جو بادشاہ کاشغر کے حضور مین کہا گیا

سوداگر نے قبل اسکے کہ اوس قصہ کو شروع کرے عرض کیا فدوي باشندہ کیرو دارالسطنت مصر کا هی باپ میرا پیشہ دلالی کا کیا کرتا تھا اور اسی پیشہ مین اوسنےبہت دولت پیدا کی تھي

جب اوسنے قضا کی بہت مال و اسباب اوسکا میرے ہاتھہ لگا اوسکے بعد مینے بھی یہی پیشہ اختیار کیا ایک دن مین بازار مین غلہ فروشون کے جہان سب قسم کا غلہ بکتا تھا اور سوداگر جمع ہوکر خرید فروخت کرتے تھے گیا تھا وہان ایک جوان خوبصورت پوشاک عمدہ پہنے ہوئے سوار اوس منڈي مین آیا اور مجھسے صاحب سلامت کرکے نمونہ تل کا مجکو دکھلایا اور پوچھا کہ اس قسم کے تل کتنے مین بکتے ہین مین اوسکے نمونہ کو خوب سا دیکھکر بولا کہ قیمت اسکی في من سو درہم ہی اوس جوان نے کہا کہ اگر کوئی خریدار اسکا ہووے تو اوسکو میرے پاس کہ فتح دروازے کے متصل ایک سرامین رہتا ہون لے آنا اور اس قیمت کو سب کا سب تلوادینا مین اپنے گھر جاکر تمہارے آنے کا منتظر رہونگا یہہ کہکر وہ جوان چلا گیا مینے وہ نمونہ اور سوداگرون کو دکھلایا وہ سب في من ایک سو دس درہم دینے پر راضی ہوئے مین اپنے دل مین بہت خوش ہوا کہ في من دس درہم میرا حق ہی غرض سودا اوسکا پکا کرکے جوان کے گھر گیا اوسنے مجکو اپنے گدام مین لیجاکر پورا تل کا دکھایا مینے اوس سب کو تلوایا ایک سو پچاس من نکلے اونکو گدھون پر لدوا قیمت اوسکی سولہ ہزار پانسے درہم اوس جوان کو گن کر حوالے کئے جوان نے ایک ہزار پانسے درہم مجکو دے کر کہا کہ یہہ حق تمہارا ہی اسواسطے کہ مینے اپنے مال کو فی من ایک سو پر بیچنے کا تم سے اقرار کیا تھا اب کہ في من دس درہم زیادہ بکا اوسکو تم لو اور وہ پندرہ ہزار بھی اپنے پاس امانت رکھو جب مجھکو درکار

ہونگے لےلونگا یہہ کہکر اپنے گھر کو چلا گیا اور کچھہ اندیشہ نہ کیا بعد ایک مہینے کے اوس جوان نے آکر مجھسے پوچھا کہ ہماري امانت تمہارے پاس موجود ہي میںنے کہا طیار ہی اگر کہو تو اسی وقت لاکردوں پھر میںنے اوس جوان سے کہا آپ اپنے مرکب سے اوتریں اور کچھہ کھانا تناول فرمائیں تمہارے کھانا کھانے تک درہم بھی حاضر ہو جائیں گے اوس جوان نے جواب دیا مجکو ایک کام ضروري درپیش ہي توقف نہیں کرسکتا مگر جب پھر ونگا تو اسکو لےلونگا تم اوسکو تیار کر رکھنا میں بموجب اوسکے وعدے کے منتظر رہا اور وہ اوس روز نہ آیا بلکہ ایک مہینہ تک میںنے اوسکو نہ دیکھا اور پھر میں ایک مدت تک اوسکی امانت رکھنے میں مقید رہا اوسنے بھی کچھہ اندیشہ نکیا غرض بعد تین مہینے کے پھر ایک دن وہ جوان مجکو نظر پڑا میں جلدی سے اوسکے پاس گیا اور کہا کہ آپ اوتریں اور اپنی امانت لیں اوسنے کچھہ خیال نکیا اور کہا صاحب اتنی جلدي کیوں کرتے ہو میري خاطر جمع ہي درہم بہت اچھي جگہ ہیں میں آکر لے لونگا اور خدا حافظ کہکر چلاگیا میں ایکہفتہ تک پھر اوسکا منتظر رہا اور اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر اتنے عرصہ میں کچھہ کار و بار ان درہموں سے کرتا تو ابتک بہت سا فائدہ مجکو حاصل ہوتا غرض اسیطرحسے ایک برس گذرگیا بعد ایک سال کے وہ سوداگر امیرانہ پوشاک پہنے ہوئے میرے گھر آیا میںنے اوس سے کہا آپ اوترکر میرے گھر قدم رنجہ فرمائیں اوس جوان نے کہا بہت اچھا میں چلتا ہوں لیکن اس شرط سے کہ کچھہ تکلف

میرے واسطے نکرنا مینے کہا جیسی آپ کی مرضی ہوگی بجا لاؤنگا
غرض وہ جوان اوتر پڑا اور میرے گھر آیا مینے جلدی سے ماحضر حاضر
کیا جب سب کھانا دستر خوان پر رکھا گیا جوان نے بائین ہاتھہ
سے کھانا شروع کیا مین دیکھکر بہت متعجب ہوا کہ وہ مطلق
دھنے ہاتھہ سے کچھہ کام نہین کرتا مینے خیال کیا کہ یہہ جوان نہایت
خوش خلق ہی اگر ہم کچھہ اوس سے پوچھین گے تو ناخوش نہوگا
جب کھانا کھا چکے اور دسترخوان خدمتگار بڑھاکر اوس جگہ کو
صاف کرنے لگے ہم وہانسے اوٹھکر دوسرے دالان مین جا بیٹھے اور مین
جو کچھہ قسم پان اور الاچی سے اوسکو تواضع کرتا وہ اسکو بائین ہاتھہ
سے لیتا آخر کو مینے کہا اگر تم ناخوش نہو تو مین کچھہ تمسے پوچھون
جوان نے کہا بہت اچھا تب مینے پوچھا کہ یہہ کیا سبب ہی کہ
آپ سب کام بائین ہاتھہ سے کرتے هین اور دھنے ہاتھہ کو ذرا نہین
لگاتے یہانتک کہ کھانا بھی آپ بائین ہاتھہ سے تناول فرماتے هین
جوان نے یہہ بات سنکر ایک آہ سرد کھینچی اور دھنا بازو اپنی
قبا کے نیچے سے جسکو ہمیشہ چھپا رکھا تھا نکالکر دکھلایا معلوم ہوا
کہ دھنا ہاتھہ اوسکا بالکل کٹا ہوا ہی مینے پوچھا کہ ہاتھہ آپ کا
کیونکر کٹا وہ جوان یہہ سنتے ہی بے اختیار رویا اور بعد تھوڑی دیر
کے اپنی سرگذشت کو اسطرح کہنا شروع کیا مین باشندہ شہر بغداد
کا ہون اور باپ میرا بڑا آدمی اور اشراف وہان کا تھا مین تعریف
مصر کی تاجرو سے سنکر نہایت مشتاق اوس ملک کا ہوا خصوصا
اشتیاق کیرو کا کہ دارالسلطنت مصر کی ہی زیادہ دل مین سمایا

اور بارہا ارادہ وہان کے جانے کا کیا لیکن میراباپ جب تک زندہ رہا
مجکو اجازت وہان جانے کی ندی پھر جب وہ مرگیا اور مین اپنے
کامون کا مالک اور مختار ہوا مینے قصد کیرو جانے کا کیا اور بہت سے
تحفہ چیزین بغداد اور موصل کی خرید کرکے اودھرکو روانہ ہوا
جب مین کیرو کو پہونچا ایک سرا مین کہ جو مشہور بہ خان
مسرور تھی اوترا بعد اسکے ایک گھر کرایہ کا رہنے کو لیا اور ایک
گدام بھی گٹھریان کپڑے اور اسباب تجارت کے رکھنے کو اور بعد
فراغت کرنے سب کامون کے اپنے مکان مین مخصوص جو میرے
رہنے کا تھا گیا اور اپنے آدمیون سے کہا کہ بازار سے کچھہ کھانا مول
لاؤ چنانچہ اونہون نے جلدی سے ہر ایک قسم کا کھانا لاکر میرے
آگے رکھا مین بقدر اشتہا کے اوس کھانے سے کھا کر واسطے دیکھنے
قلعہ اور مسجد وغیرہ مکانون کے جو مشہور اور قابل دیکھنے کے تھے
گیا اور خوب سی اونکی سیرکی پھر دوسرے دن مینے نفیس کپڑے
پہنکر اپنی گٹھریون سے دو دو تین تین تھان قیمتی لے چوک کیطرف
چلا تاکہ معلوم ہو کہ یہان یہہ جنس کس قیمت کو بکیگی غرض
جب مین چوک مین پہونچا دلالون نے کہ میری خبر آنے کی
سن چکے تھے آکر مجکو گھیر لیا اور مینے نمونے ہر ایک جنس کے جو
میرے پاس تھے اونکو دیئے اونہون نے وہ نمونے چوک کے بزازون کو
دکھلاکر بیچنا شروع کیا روز مین آتا اور تھوڑا تھوڑا میرا مال بکتا
مگر میرے مکان سے چوک بہت دور تھا اسواسطے کرایہ دینے سے
مزدورون اور گاڑی والون کو بہت تنگ آیا دلالون نے یہہ حال دیکھکر

مجھسے کہا اگر ہمارے کہنے پر تمہین اعتماد ہو توہم تم کو ایسی
راہ بتائین کہ مزدوری دینے سے چھوٹ جاؤ تم اپنا مال یہان کے
سوداگرون کو بیچنے کے واسطے تقسیم کردو وہ جلد تمکو بیچ دینگے اور
تم ہفتہ مین پیر اور جمعرات کو فقط یہان آیا کرو اس عرصہ مین
جسقدر مال تمہارا بکے گا قیمت اوسکی سمجھہ کے لے لیا کرنا اسمین
البتہ تمکو فایدہ ہوگا اور نقصان کرایہ اور بار برداري سے بچو گے یہہ
سوداگر بھی اسمین کچھہ فایدہ اوٹھاوینگے اورتم فراغت سے اس فرصت
مین سیر شہر اور مکانات خصوصا دریاے نیل کي بخوبی کیا کیجیو
مین اونکے کہنے پر عمل کرکے اونکو اپنے گھرلےگیا سب جنس ایکبارگی
چوک مین لیجاکر وہانکے دوکانداروں کو کہ معتبر تھے واسطے بیچنے کے
بانٹ دی اور اونہون نے موافق دستور کے رسید مال کي جسقدر کہ
لیا تھا دستخط اور گواہون سمیت لکھدی اور مینے بھی لکھدیا کہ ایک
مہینےتک قیمت تمسے طلب نہ کرونگا مین یہہ بندوبست کرکے نہایت
فارغ البال اور خوش ہوا اور مینے کتنے ایک شخصون سے جو میرے
ہمسن اورہم عمر تھے دوستی پیدا کی ۔ اور بعد گذرنے ایک مہینے کے اون
سوداگرون سے تقاضا شروع کیا اور ہفتے مین دو روز چوک جاکر قیمت
اپنے اسباب کی اونسے وصول کرتا تھوڑے سے عرصہ مین بہت روپے مجکو
وصول ہونے اور مینے اوسکو سراے خان مسرور مین جہان رہتا تھا
باحتیاط صندوقون مین جمع کرکے رکھا اور اکثر صبح کے وقت ہمراہ
اونکے جو اوس عرصے مین دوست ہوگئے تھے سیر کو جایا کرتا اور
اہل شہر کو چوک مین جمع دیکھہ اور اونکی گفتگو سنکر نہایت

خوش هوتا مین پیر کے دن بدرالدین نامی سوداگر کی دوکان پر
بیٹھا هوا تھا کہ ایک بی بی زیور اور لباس فاخرہ پہنے هوئے کئی
ایک لونڈیون کے ساتھہ کہ وهانکا دستور تھا اور وہ لونڈیان بھی
حسین اور اچھے کپڑے پہنے هوئی تھین اوس دوکان پر آکر نزدیک
میرے بیٹھہ گئی مین اوسکی خوش حرکتونسے نہایت خوش هوا
اور چاها کہ مین اسکی صورت کو بے حجاب اور برقع کے دیکھون
اوسنے میرے اشتیاق کو سمجھکر جالی برقع کی ایسے ناز و انداز سے
اوٹھائی کہ مین اوسکی صورت اور آنکھون سحر آمیز کو دیکھتے
هی جان و دل سے فریفتہ اور عاشق زار هوگیا تھوڑی دیر کے بعد
اوس بی بی نے بدرالدین سوداگر سے جسکی دکان تھی خیر وعافیت
پوچھی اور تھان زرباف کا مانگا بدرالدین نے ایک تھان اوسکا کہ
قیمتی ایکہزار ایک سو درهم کا تھا نکال کر دکھایا بی بی نے اوسے
پسند کیا اور کہا کہ اگر کل تک کی مہلت هو تو مین اس تھان کو
آج اپنے گھر لیجاون اور اوسکی قیمت کل بھیجدون بدرالدین نے کہا
آپ اس تھان کو بے تامل اپنے گھر لیجائیے اور قیمت اوسکی جب چاهئے
تب بھیجدیجئے لیکن یہہ تھان اس جوان کا هی جسکو تم دکان پر بیٹھے
دیکھتی هو آج کا دن مقرر کیا هی کہ قیمت اوسکے مال کی جو هفتے مین
آج تک بکے اوسکے حوالہ کردی جای اوس بی بی نے کہا ایک دن
کی مہلت هو کل کے دن ضرور تمہارے درهم بھیجدونگی سوداگر
نے کہا بی بی آج هی هم کو درهم درکار هین یہہ سنتے هی وہ بی بی
خفا هوئی اور تھان اپنی بغل سے نکالکر بدرالدین کے آگے پھینک

دیا اور کہا تم سب سوداگر بڑے بے مروت ہو اپنے سوا کسی کو معتبر نہین سمجھتے یہہ کہکر غصے سے اوٹھکر روانہ ہوئی جب مینے دیکھا کہ وہ بی بی دور نکل گئی پکارا کہ ادھر آو مین نے ایک راہ نکالی ہے کہ جس مین سودا بنے وہ بی بی پھر آئی اور تاڑ گئی کہ وہ مال میرا ہے مین نے اوس تھان کو بی بی کے حوالے کرکے سوداگر سے کہا ایک سو درہم اپنے نفع مین منجملہ قیمت اس تھان کے میرے حساب مین مجرا لو اور ہزار درہم کی رسید مین تمکو لکھہ دیتا ہون چنانچہ رسید اپنے دستخط سے مین نے لکھکر اوسکو دے دی اور بی بی سے کہا اوسکو آپ لیجائین قیمت اسکی دیجئے یا ندیجئے آپ کی نذر ہے غرض اوس بی بی نے وہ تھان خوش ہوکر لے لیا اور مجھسے بہت خوش ہوئی اور دعا دی کہ خدا تمکو بہت صاحب مقدور کرے اور سلامت رکھے ان باتون کے سننے سے مجھے جرات بڑھی یہانتک کہ مین نے اوس سے کہا ذرا اپنی صورت مجھے دکھاتی جاو اوس بی بی نے میری طرف پھرکر جالی کا ٹکڑا کہ مانند نقاب کی اوس چہرۂ نازنین پر پڑا ہوا تھا اوٹھا لیا مین اوسکی صورت کو دیکھہ آگے سے زیادہ فریفتہ ہوا اور ایک ٹکٹکی سی لگ گئی اور مانند تصویر بے جان کی کھڑا رہگیا لیکن اوسنے جلدی سے پھر مونہہ اپنا نقاب سے چھپا لیا تاکہ کوئی دیکھہ نلے اور بعد اسکے وہ تھان زربافت کا اوٹھا اور مجکو اوسی حال مین چھوڑ اپنے گھر کو روانہ ہوئی مین وہین تڑپا کیا جب ذرا ہوش آیا تو مین نے اوس سوداگر سے پوچھا

که یهه بي‌بی دون هی اوسنے کہا وہ ایک امیر کی بیٹی هي اوسکا باپ بہت دولت چھوڑکر مر گیا پھر مین اوسی حال سے سرا‌ے خان مسرور مین جہان رهتا تھا گیا اور بے کهائے پئے سو گیا رات بهر اوسکے تصور مین رها دوسرے دن سویرے پھر اوسکے دیکھنے کي امید مین بدرالدین کی دکان پر گیا ایک ساعت بهی نگذری تهي که وهی بی‌بی اپنی لونڈیان کے حلقے مین پھر وهان پهونچی اور میری طرف متوجه هوکر کہا دیکھو مین اپنی بات مین کیسی سچی هون موافق وعدے کے آج میںنے اوسکو وفا کیا میںنے کہا صاحب میري سبطرح آپ کي طرف سے خاطر جمع تهی آپ نے کسواسطے تکلیف فرمائی اوسنے کہا یهه سب سچ هی لیکن خوش معاملگی امیکو چاهتی هی یهه کہکے تهیلی گیارہ سو درهم کی میرے آگے رکهه پاس میرے بیٹهه گئي مین نے تهوڑا حال اپني تعشق اور بے قراري کا مابین گفتگو کے فرصت پاکر ظاهر کیا وہ سنکے جلدی سے اوٹهکر روانه هوئی مینے جانا که میرے اظهار سے اوسکو ملال هوا بهرکیف مین اوسکو دیکھتا رها یهانتک که وہ میري نظر سے غایب هوئي تب مین اوس سوداگر سے رخصت هو ایک سمت کو دے جانے بوجهے روانه هوا تهوڑي دور گیا تهاکه ایک شخص نے پیچھے سے آکے میري پشت پر هاتهه رکها مینے پهر کر دیکھا اور پہچانا که وہ ایک جوان لونڈي اوس بی‌بی کی هي جسپر فریفته هون مین اوسکو دیکھکر خوش هو گیا اوس کنیز نے آهسته سے میری کان مین کهاکه میري بی‌بی بلاتی هے تا که تمسے کچھه باتین

کوسے میں جلدی سے اوسکے ساتھہ ہولیا اور تھوڑی دور جاکر بی بی
کو پایا کہ صراف کی دوکان پر بیٹھی ہوئی میری راہ دیکھتی ہی
اوسنے مجھے دیکھتے ہی اپنے پاس بٹھالیا اور کہا بہت مضطر اور
بیقرار نہو میرا بھی تیری محبت میں یہی حال ہی لیکن دانائی
سے بعید تھا کہ میں وہاں اوس سوداگر کے روبرو کچھہ اس قسم کی
باتیں کرتی عرض بعد گفت و شنید بہت کے بی بی نے کہا تم میرے
گھر چلو یا میں تمہارے گھر چلوں مینے کہا میں اس شہر میں
اجنبی اور مسافر ایک سرا میں اوترا ہوں وہ جگہہ آپ کے لایق نہیں
کہ تکلیف فرماؤ اگر آپ کے گھر کا نشان معلوم ہو وہاں میں حاضر ہوں
اوس بی بی نے اسبات کو منظور کرکے کہا بہت اچھا کل بدھہ کے دن
بعد نماز ظہر کے میرے گھر کہ فلانی گلی میں ہی آنا اور اوس
گلی میں پوچھیو کہ فلانے امیر کا محل کہاں ہی اوسی جگہہ تم مجکو
پاؤگے میں پتا اوسکے مکان کا اچھی طرحسے دریافت کرکے رخصت
ہوا اور وہ دن کاٹنا مجھے دشوار ہوگیا جب دوسرا دن ہوا مینے بہت
سویرے فجر کو اوٹھکر اچھے کپڑے اور قبا پہنی اور ایک تھیلی پچاس
اشرفی کی جیب میں رکھکر معہ مالک سواری کے سوار ہوا جب
اوس گلی میں جسکا اوسنے نشان دیا تھا پہونچا اوس امیر کا گھر
آدمیوں سے پوچھا پوچھتے ہی ایک نے ٹھیک پتا دیا میں اپنی سواری
سے اوترا اور کرایہ سواری کا دےکر وہاں سے اوسکو رخصت کیا اور کہدیا
دوسرے دن فجر کو سواری سمیت آئیو اور مجکو سرائے مسرور میں
لیجائیو پھر مینے اوس گھر کے دروازے پر دستک دی بمجرد اوسکے

دو غلام کہ چھوٹے چھوٹے اور بہت سفید کپڑے پہنے ہوئے گویا میرے
آنے کے منتظر تھے آکر دروازہ کھولا اور کہنے لگے کہ اندر آئیے صاحب ہماری
بی بی دو دنسے تمہاري انتظار میں بیقرار ہے میں اندر گیا وہاں
ایک بارہ دري دیکھی کہ بلند مقدار سات زینے کے تھی اور چاروں
طرف اوسکے جالي کا کام بنا تھا اور آگے اوسکے بہت اچھا ایک پائین
باغ اور سوا اسکے جستہ جستہ درخت موزون شاخدار کہ سبب زینت
اور آرایش اوس مکان کے تھے اور تیزي اور گرمی آفتاب کي بھی
بسبب اونکے وہاں نہ آسکتی تھي وہاں نظر آئے اور بہت درخت
میوہ دار کئی اقسام میووں سے پھلے اور لدے ہوئے تھے اور اونپر طرح
طرح کي چڑیاں خوش آواز بول رہی تھیں اور ساتھ اونکی آواز کے
پانی کی آواز کہ بڑے بلند چشموں سے درمیان چمن کے گرتا تھا
نہایت خوش آیند تھی اور وہ چشمے دیکھنے میں نہایت خوبصورت
مربع تھے اور چار طرف اوسکے چار مونہہ اژدہے کی صورت کے بنے
ہوئے تھے جنکی راہ سے پانی نہایت صاف اور شفاف مانند بلور کے
جاري تھا غرض وہ دونوں غلام مجھکو اپنے ساتھ ایک مکان میں لے گئے
کہ نہایت خوب اور پرتکلف اور طرح طرح کے اسباب سے آراستہ تھا وہاں
ایک چھوکرا دوڑتا ہوا میری خبر کرنے کے واسطے اپنی بی بی کے
پاس گیا اور دوسرا میرے پاس اوس مکان کے دکھانے کو رہا تھوڑی
دیر نہ گذري تھی کہ وہ بی بی خراماں خراماں میرے پاس آئی
سر سے پانوں تک زیور اور جواہر قیمتی سے آراستہ تھی میں اوسوقت
کی خوشي کا حال بیان نہیں کرسکتا القصہ ہم ایک دوسرے کو

دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور ایک دالان میں ہم دونوں بیٹھکر باتیں کرنے لگے اتنے میں کہا نا تیار ہوا ہم دونوں بعد کھانے کے پھر اونہیں باتوں میں مشغول ہوئے پھر اونھوں نے شراب لطیف اور میوے خشک و تر لا حاضر کئے کچھہ کنیزیں بہت خوش آوازی سے گانے لگیں اور کچھہ اپنی اپنی خدمتوں میں کھڑي رھیں اور وہ بی بی بھی گا کے اور کبھی ناز و ادا سے مجھے اور زیادہ اپنے اوپر فریفتہ کرتی قصہ کوتاہ تمام رات اسی لطف اور کیفیت میں گذري جب صبح ہوئی میں نے چپکے سے وہ تھیلي اشرفیوں کي اوسکے تکئے کے غلاف میں کہ میرے پاس تھا رکھدی اور اوٹھکر اونسے کہا میں اب رخصت ہوتا ہوں خدا حافظ قبل اسکے کہ میں روانہ ہوں اوس بی بی نے مجھسے پوچھا اب کب آوگے میں نے کہا پھر وقت شام کے آؤنگا وہ بہت خوش ہوکر مجھکو دروازے تک پونچا گئی اور چلنے کے وقت قسم دي کہ ضرور اپنے وعدے کو وفا کرنا میں دروازے سے باھر نکل اونٹ پر کہ آگے سے اوس آدمی نے لاکر حاضر کررکھا تھا سوار ھوا اور سرائے مسرور میں آیا اور ساربان سے کہا تو قریب شام کے پھر اونٹ کو لیکر حاضر ھوجیو اور طرح طرح کی روٹی معہ حلوان فربہ کے ایک آدمی کي ساتھہ کر کے بی بی کی خدمت میں بھیجی اور وقت معین پر اونٹ والا سواری لے آیا اور میں نے دوسری تھیلی پچاس اشرفي کی کمر میں رکھہ لی اور موافق پہلے روز کے شب باش وھاں ھوا اور فجر کو چلنے کے وقت تھیلی اشرفیوں کی تکئے میں رکھہ آیا اور اسیطرحسے ایک مدت تک وھاں جاتا اور اوس

بی بی کے پاس رہتا اور چلنے کے وقت ایک تھیلی پچاس اشرفیون
کی وہان دھر آتا یہانتک کہ تھوڑے عرصہ مین جو کچھہ کہ نقد
و جنس میرے پاس تھا سب کا سب صرف ہوگیا جب کچھہ
نرہا جانا بی بی کے گھر کا موقوف کیا اور ایک دن صبح کو واسطے
سیر کے طرف قلعہ بادشاہی کے گیا وہان دیکھا کہ ایک جگہ بہت
آدمی جمع ہین مین بھیڑ مین گھس گیا وہان کیا دیکھتا ہون کہ
ایک جوان گھوڑے پر سوار اور ایک تھیلی اشرفیون کی اوسکے زین
کے ہرنے مین لٹکی ہی اور سبز ڈورا اوس تھیلی کا نیچے تک لٹکا
ہوا اتفاقا ایک شخص لکڑیون کا بوجھہ لئے ہوئے اوس سوار کے نزدیک
گذرا سوار نے بخوف اسبات کے کہ مبادا لکڑیون کا کھونچا لگے اپنے
گھوڑے کو بھیڑ کی طرف سے پھیرا ناگہان وہ ڈورا تھیلی کا میرے
ہاتھہ مین آپڑا میںنے اوسکو کھینچکر تھیلی اپنی کمر مین رکھہ لی
سوار نے جو تھیلی کو زین مین لٹکا ہوا نہ پایا مجکو کہ پاس اوسکے
کھڑا تھا ایسا ایک ہولا تلوار کا مارا کہ مین گر پڑا لوگ مجھے مظلوم
سمجھکر سوار کو ملامت کرنے لگے کہ تونے اس جوان کو بے قصور کیون
مارا اور اوس جوان کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر چاہتے تھے کہ اوس سے
مواخذہ کرین سوار نے کہا تمکو خبر نہین یہہ شخص چور ہی میری
اشرفیون کی تھیلی اسنے چورائی ہی وہ آدمی اسی گفتگو مین
تھے کہ میری بد نصیبی سے روندہ پولس کی آپہونچی اور سردار روندہ
نے پوچھا یہہ کیا ماجرا ہی سوار نے اپنی اشرفیون کے جانے کا حال
ظاہر کیا صاحب پولس نے پوچھا تمہارا گمان کس شخص پر ہی

اوسنے مجکو بتایا پولسدار نے مجسے پوچھا مین نے انکار کیا پولسدار نے کہا وہ انکار کرتا ہی سوار نے کہا مجکو اسی شخص کے لینے کا یقین ہی تب پولسدار نے اپنے آدمیون کو کہا اس جوان کا جھاڑا لو جب پولس کے لوگون نے میرا جھاڑ لیا تو وہ تھیلی کمر سے نکلی پولسدار نے اول سوار سے پوچھا کہ اگر یہہ تھیلی تیری ہی تو بتا کہ اسمین کتنی اشرفیان ہین اور کیا سکہ ہی اوسنے کہا بیس اشرفی فلانے سکے کی ہین تب پولیسدار نے اوسکو کھولکر دیکھا اور گنا تو بیس اشرفیان اوسی سکہ کی پائین جیسا کہ سوار نے کہا تھا پولسدار وہ تھیلی اشرفیون کی سوار کو دےکر مجکو قاضی کے پاس پکڑ لیگیا قاضی نے حکم کیا کہ دھنا ہاتھہ اسکا کاٹ ڈالو فوراً ہاتھہ میرا کاٹا گیا پھر قاضی نے کہا یہہ سزا اسکی چوری کی تھی اسکے جھوٹ بولنے کے لئے ایک پانون بھی اسکا کاٹو تب مین بہت گبھرایا اور اوسی سوار کو کہ جو وہان حاضر تھا اپنا شفیع کیا سوار نے میری جان پر رحم کر کے قاضی سے کہہ سن پاون کاٹنے سے بچایا اور اوس سوار نے جوانمردی کی راہ سے وہ تھیلی مجکو دیکر کہا مین جانتا ہون کہ تو چور نہین ایسی ہی کوئی ضرورت تجکو پیش آئی ہی کہ مرتکب ایسے جرم کا ہوا یہہ کہکر وہ سوار تو چلاگیا اور وہ لوگ کہ وہان جمع تھے ترس کھاکر مجکو اپنے گھر لے گئے اور ایک گلاس شراب کا مجکو پلایا اور خون بند ہونے کو زخم میرا پٹی سے خوب مضبوط باندھا جب مین سرائے مسرور کو گیا نوکرون سے کسیکو نہ پایا کہ ایسے وقت مین میرے شریک ہون ناچار ہو خیال کیا کہ اوس

بی بی کے گھر جاؤن پھر یہہ سوچا کہ اگر میرے اس حال سے
خبردار ہوگی وہ بھی نہایت بیزار ہوگي لیکن جو نہایت مضطر
تھا اور کسیکو یار و مددگار اپنا نہ پایا ناچار وہین کا قصد کیا جب
بھیڑ چھٹ گئی مینے اپنے تیئن اور راہ سے اوسکے گھر تک پونہچایا
بسبب شدت درد کے نہایت بیتاب تھا اوسکے گھر مین جا کے
پلنگ پر لیٹ گیا اور دھنا بازو کٹا ہوا اپني قبا کے دامن سے
چھپا لیا تھوڑي دیر کے بعد اوس بی بی کو میرے آنے کی خبر
ہوئی وہ سنتے ہي دوڑی آئي اور مجھکو تڑپتے اور بیقرار دیکھہ
بولي اي میري جان میرے پیارے تمہارا کیا حال ہی
مینے حقیقت حال کو بیان نہ کر کے کہا مین اسوقت درد سر سے
نہایت بے چین ہون یہہ سنکر نہایت ملول و مغموم ہو نیچے
پلنگ کے بیٹھہ گئي اور کہنے لگی مجھسے بہانہ نہ کرو سچ
کہو کہ تمپر کیا مصیبت گذري ابھی توکل تم بھلے چنگے تھے آج یہہ
کیا تمہارا حال ہوگیا کوئی سبب اور ہی کہ تم اوسکو چھپاتے ہو
خدا کے واسطے مجھکو بتاو مین اوسکے جواب مین کچھہ کہہ نہ سکا
سوا اسکے کہ رونے لگا تب اوسنے کہا اگر تم اپنا حال نہین بتاتے تو
مین جانتي ہون کہ تمہارا پیار اور الفت میرے ساتھہ سب جھوٹا
تھا مینے کہا بی بی مین اپنی مصیبت کو کیا تم سے بیان کرون
مجھسے کہی نہین جاتی غرض جب وقت شام کا ہوا اور دسترخوان
کھانے کا آراستہ کیا گیا اور اوسنے مجھکو کھانے کے واسطے طلب کیا مینے
دیکھا کہ سواء بائین ہاتھہ کے کھانا دشوار ہی مینے عذر کیا اور کہا

میراجي اسوقت کهانے کو نهین چاهتا اوسنے کها افسوس تم اپنا حال نهین کهتے اور تم درد سے بیتاب هو تب اوسنے ایک گلاس شراب کا بهر کر مجهکو دیا که اسکو پیو اسکے سبب سے تم مین طاقت هوگي مین اوس گلاس کو اپنے بائین هاتهه سے لیکر پی گیا وه گلاس میرے اشکون سے بهرا مین نے یهه حال دیکهکر ایک ٹهنڈی سانس بهري اوس بي بی نے پوچها میرے صاحب تم کیون ایسی ٹهنڈی سانسین بهر کے زار و نزار رو رهی هو مینے کها مجهے اس امر مین معاف رکهو میرے دهنے هاتهه مین ورم هي اور شدت سے درد کرتا هی اوسنے کها مجهکو دکهاو مین چپ هورها اور شراب جو باقي اوس گلاس مین تهی وه بهی پی لي جو گلاس بڑا تها اور شراب اوسمین بهت تهی اوس سب کے پینے سے مجهکو درد اور ماندگی مین غفلت معلوم هوئي اوسی غفلت مین سو گیا جب اوس بی بی نے مجهکو خواب مین غافل پایا چاها که دریافت کرے که میرے دهنے هاتهه پر کیا مصیبت گذري دامن قبا کا اوٹهایا اور میرے هاتهه کو کٹا هوا دیکهکر تعجب کیا اور اسیطرح قبا کے دامن سے چهپادیا اور یهه حال دیکهه نهایت غمگین اور دلگیر هوئي جب مین جاگا تو اوسکو نهایت مغموم پایا مجهسے کچهه هاتهه کے حال سے نه کها اور نه پوچها که مبادا اسمین مجهکو رنج هو مگر اپنے آدمیونسے جلدي مرغ کے چوزون کا گاڑها شوربا تیار کرنے کو کها چنانچه اونهون نے شوربا خوب تیار کر مجهکو پلوایا که میری طاقت اعاده کرے جب مین شوربا پی چکا تو اوس سے

رخصت ہو کر چلا اوسنے میرا دامن پکڑ لیا اور مجکو جانے سے باز
رکھکر کہا مین تمکو اس حال مین یہانسے نہ جانے دونگی تم اگرچہ
کچہہ مجھسے اپنا حال نہین کہتے ہو لیکن معلوم ہوتا ہی کہ سبب
اس مصیبت کا مین ہی کمبخت ہون اور مجھے معلوم ہوا کہ اس
غم سے مین جلدی مرونگی قبل اپنے مرنے کے اوس امر کو جو
مینے تجویز کیا ہی بجالانا ضرور ہی یہہ کہکر اپنے آدمیون سے
فرمایا کہ اس محلے کے چودھرار اور کئی گواہون کو بلا لاو جب وہ
آئے روبرو اونکے اپنی ساری دولت اور املاک مجکو ہبہ کردی اور
اونکو دے لے کے رخصت کیا اور بعد اوسکے ایک بڑا صندوق کھولا
جسمین سب وہ تھیلیان جنکو مین اول روز سے آخر دن تک لےگیا
بجنسہ امانت رکھین ہوئین تھین کہا یہہ سب تھیلیان تمہاری
لائی ہوئی اسمین موجود ہین مینے اونکو ہاتھہ بھی نہین لگایا
یہہ کہکر صندوق کو بند کر کے کنجی اوسکی میرے حوالے کی پھر
وہ بی بی اوسی دن سے بیمار ہوئی اور دوتین ہفتہ کے بعد مرگئی
مین اوسکی ماتم داری کے بعد سب اسباب لے کے بغداد مین کہ
میرا وطن ہی آیا چنانچہ وہ تل جو تمہاری معرفت ابھی بکے
اوسی کے مال سے تھے جب اوس جوان بغدادی نے اس قصہ کو کہکر
مجھسے کہا کہ بعد سننے اس حال کے تمکو عذر میرے بائین ہاتھہ
سے کھانے کا معلوم ہوا اور مین بہت ممنون ہون کہ تمنے اس قصے کے
سننے کے واسطے اتنی اوقات اپنی ضائع کی اور تکلیف اوٹھائی تمہاری
خوش خلقی اور ملنساری سے بہت مجکو خوشی حاصل ہوئی

اور یہہ درہم بابت قیمت کنجد کے جو تمہاری پاس امانت ہین مینے تمکو تواضع کئے اوسکو قبول کرو اور مجکو تمسے ایک کام یہہ هی کہ مینے خرید و فروخت اور آنا جانا شہرون کا بالکل موقوف کردیا هی لیکن اگر تم شریک هو تو پہر مین قصد تجارت کا کرون اور جو کچہہ کہ سال مین پیدا هوگا حساب کر کے هم تم آدهون آده بانٹ لین گے سوداگر نصرانی کہتا هی کہ مینے اوس جوان سے کہا کہ مین بہت ممنون اور مشکور تمہاری اس عنایت سے هوا کہ تمنے یہہ درهم سب کے سب مجکو دے ڈالے اور سواا کے مجھے اپنا شریک کرتے هو مینے اسکو دل سے قبول کیا اور مین امر تجارت مین اتنی سعی اور کوشش کرونگا جیسا کہ اپنے کام مین کرتا غرض ایک تاریخ اچھی سمجھکر واسطے روانگی کے همنے مقرر کی جب وہ روز آیا همنے بغداد سے کوچ کیا شہر سیرا اور سپوتما مین آئے اور وهان سے پارس کو گئے اور اسیطرح سے شہرون مین سیر کرتے هوئے آپکی دارالسلطنت مین پہونچے تہوڑے دنون کے بعد اوس جوان نے مجھسے کہا کہ مین چاهتا هون کہ پہر پارس کو جاؤن اور وهان بیٹھہ رهون همنے بیٹھہ کرکے حساب وکتاب اصل اور منافع تجارت کا کیا منافع نصفا نصف آپسمین بانٹ لیا اور باهم ایک دوسرے سے اس معامله مین راضی اور شاکر رهے وہ جوان پارس کو گیا اور مینے آپ کے شہر مین بود و باش اختیار کی اور آپ کی سرکار مین خدمت بجالایا یہہ قصہ جو مینے آپ کے حضور مین کہا کیا قصے اس کبڑے سے عجیب نہین بادشاہ کاشغر کا اوس سوداگر

نصرانی پر بہت غصے ہوا اور کہا اتے بڈھیا تو کیا کہتا ہی کہ تونے قصہ اپنا مثل قصے ہمارے کبڑے کے عجیب سنایا تو اپنی تئین خوش کرتا ہی کہ حال اس جوان عاشق کا مانند حال اس کوزہ پشت مسخرے کے ہی مین تم چارون کو عوض اس کبڑے کے پھانسی دونگا یہہ بات باد شاہ کی سنکر مودی نے اپنی تئین باد شاہ کی قدمونپر ڈال کے عرض کیا حضور غصہ نفرمائین اور میرا قصہ سنین اگر میرا قصہ عجیب و غریب قصے اس کوزہ پشت سے ہو تو امیدوار ہون کہ چارون کا قصور معاف ہو باد شاہ نے فرمایا اچھا اگر تیرا قصہ اوسکے قصے سے عجیب ہوگا تو مین چارون کا جرم معاف کرون گا

انتخاب اثار الصناديد

دهلی عرف شاهجهان آباد

آبادي اس شهرکي سنه۱۲ جلوسی شاهجهان باد شاه مطابق ایکهزار انهتالیس هجري مين شروع هوئی بعد تیاري قلعه کے شهر پناه اور خندق شهر کی نهایت لطافت اور نزاکت سے بنائی گئی اور هر هر مقام پر دروازے اور کهڑکیان رکهي گئین اور چوک اور بازار مرتب هوئے سنه ۱۰۵۸ هجري مین یهه شهر بنکر تیار هوا اور آباد هوا میر یحیی کاشی نے اس شهرکي یهه تاریخ بنائی ٭ ع ٭ شد شاهجهان آباد از شاهجهان آباد - اس شهر مین ایک نهر جاری هی اوسکا نام فیض نهر هی ٭

فیض نهر

یهه ایک نهر هي فیروز شاه بن سالار رجب کی بنائی هوئی جسنے دلي مین قلعه فیروز آباد اور کوٹله اور جهان نما یعنی بدیع منزل عرف بجي منڈل بنایا تها یهه بادشاه بهت نیک نیت تها اور پل اور بند بنانے مین بهت عمده همت مصروف رکهتا تها چنانچه اس

بادشاہ نے اپنے عہد سلطنت مین دریاء جمن سے ایک نہر کاٹی
اور نواحی پرگنہ خضر آباد سے اوسکا مبدا شروع کیا کہتے هین که
جس مقام سے اس بادشاہ نے نہر کاٹنی شروع کی هی وهان ایک
بہت مرتفع عمارت نہایت مستحکم بنائی هی اور اوسمین بتفاوت
درجات دروازے اور دریچہ رکہے هین که جتنا پانی منظور هوتا هي
اوتنا لیتے هین غرضکہ فیروز شاہ کے عہد مین یہہ نہر پرگنہ خضر
آباد سے پرگنہ سفیدون تک آئی جہان اوس بادشاہ کی شکار گاہ
تہی جبکہ سلطان فیروز شاہ مرگیا اور اوپر ایک زمانہ گذرا یہہ نہر
خراب هوگئی اور بہنے سے رهگئی پہر جلال الدین محمد اکبر
بادشاہ کے عہد مین شہاب الدین احمد خان صوبہ دار دهلی نے
اپنے جاگیر کی آبادي اور افزوني زراعت کے واسطے اس نہر کي
پہر مرمت کی اور خضر آباد سے سفیدون تک پہر جاري کی اور
نہر شہاب اسکا نام رکہا جب اوپر بہی زمانہ گذر گیا اور کسی نے
اسکی مرمت اور خبر گیري نہ کی پہر یہہ نہر بند هوگئی اور بہنے
سے رهگئی جس زمانہ مین شاهجہان بادشاہ نے قلعہ بنایا اور
دهلی کو آباد کرکے شاهجہان آباد نام رکہا اوس زمانہ مین حکم دیا
که اس نہر کی پہر مرمت کیجاوے اور خضر آباد سے سفیدون تک
بدستور پہر جاری هووے اور سفیدون سے قلعہ معلی تک که تیس
کوس کا فاصلہ هی ایک نئي نہر کہودي جاوے مکرمت خان
میر ساماں اور خانساماں کے اهتمام سے سال بستم جلوس شاهجہانی
مین قلعہ اور نہر مرتب هوگئی قلعہ مین کوئی مکان ایسا باقی

نرها که جهان نهر نه پهرتی هو اور شهر مین کوئی گلی کوچه ایسا نه تها
که جهان نهر نه آئي هو حتی که باورچي خانون مین بهی نهر
جاري تهي بعد گذر نے مدت دراز کے قریب عهد عالمگیر کے پهر
اس نهر کا حال تباه هوگیا اور جا بجا سے توت گئی اور مٹی بهر
گئی که پانی بهنے سے ره گیا اور شهر مین وه تروتازگي اور وه لطف
اور وه دلربائی نرهي •

جبکه سرکار دولتمدار انگریزي نے ان بلاد کو فتح کیا اور عالم
خزان رسیده نے اونکے حکم اور عدل سے رونق بهار حاصل کی حکام
والا مقام انگریزي اس نهر کی مرمت اور تربیت مین مصروف هوئے
اور اگلے زمانه سے بهتر اوس کی درستی کی اب شهر مین بدستور سابق
یهه نهر جاري هي اور قلعه معلی کے هر هر مقام مین بهتی هی
اور علاوه اسکے حکام والا مقام انگریزي نے افزونی زراعت اور آبادانی
ملک کے لئے بهی وه همت مصروف کي که اس نهر کے سبب
محصول دیهات مضاعف هو گیا کوئی پرگنه باقی نهین که جهان
سے یهه نهر نه گذري هو اور اوسکے هر هر موضع مین نه گئی هو
جهانسے که یهه نهر کٹی هی وهان سے چلکر اس نهر کے دو شعبه
هوگئے هین ایک شعبه مائل بجانب غرب گیا هی که ملک سرسه
اور حصار وغیره کو اس سے رونق حاصل هی مگر یهه شعبه بسبب
ریگستان کے آگے نه چلا اور وهین غایب هوگیا اور دوسرا شعبه اوسکا
مایل بجنوب انباله اور کرنال اور پانی پت هوتا هوا شهر شاهجهان
آباد مین آیا هی شهر مین کو بکو هوکر دریاء جمنا مین جاملا هی •

حال شہر پناہ

بیسویں سال جلوس شاہجہان کے مکرمت خان کو حکم صادر هوا که شهر پناه پتهر اور مٹی سے بنائي جاوے بموجب حکم عالی کے شہر پناہ مٹی اور پتهر سے چار مهینے کے عرصه میں ڈیڑه لاکهه روپیه لگ کر بنی لیکن اس سبب سے کہ مٹي کو چندان قیام نہیں هي پانی کے زور اور برسات کے زور شور میں اکثر جگهه سے شہر پناه گرپڑي اسواسطے چهبیسویں سال جلوس کی بائیسویں تاریخ کو حکم هوا کہ اس شہر پناہ کو اوکهیڑ کر سرے سے شہر پناه لطیف و نفیس اور مستحکم اور مضبوط چونه اور پتهر سے بنائي جاوے که بموجب حکم اقدس اور اعلی کے شہر پناہ جدید پخته و مستحکم سات هی تین لاکهه روپیه خرچ هوکر بنی چنانچه ڈیڑ لاکهه سابق کے اور ساڑهے تین لاکهه حال کے کل پانچ لاکهه روپیه اسپر خرچ هوئے اور گیارهویں جمادي الثانی سنه ۱۰۶۹ هجري میں تمام هوئی اس حصار فلک مثال کا طول چهه هزار تین سو چونسٹهه گز کا هی اور عرض دیوار کا چار گز کا اور ارتفاع کنگوروں تک نوگز کا اور اسمیں ستائیس برج هیں هر برج کا دس گز کا قطر هی اور چهه دروازے بڑے اور پانچ دروازے چهوٹے تهے لیکن اب ایک آده دروازه اور بهي بڑه گیا هی اور کهڑکیاں بهی کئی هو گئی هیں مگر هر دروازه کی قطع اور صورت اور شکل ایک سی هی اور سب آپهمیں ملے هیں - یهه فصیل بهي بسبب امتداد زمانه کے جابجا سے شکسته هوگئی

تهي حكّام والا مقام انگریزی نے هر مقام سے اسکی مرمت کی اور
اسپر مزید یهه کیا که اجمیري دروازه کے باهر ایک مدرسه غازی الدین
خان کا متصل شهر پناه کے واقع تها جو که عمارات بلند کا گرد شهر
کے رهنا مراتب احتیاط اور دانشمندی کے خلاف تها اسواسطے جمله
مکانات بیرون شهر کے توڑنے کی تجویز هوئی یهه مدرسه چونکه
نهایت عالی اور بغایت دلکشا تها اوسکا توڑنا مناسب نه جانا
اسواسطے اجمیري دروازه کے باهر شهر پناه جدید بنائی اور اوس
مدرسه کو داخل شهر کرلیا

آبادی شهر کا حال

اس شهر میں هر ایک قسم کے آدمی آباد هیں اور شهر میں
بهت مکانات نفیس اور بهت مسجدیں عالی اور ستهري هین لیکن
سب سے افضل العمارات جامع مسجد هی یهه مسجد قلعهٔ معلی
سے ایکهزار گز کے فاصله پر هی ایک چهوٹی سے پهاڑی پر هي وه
پهاڑي اوسمین بالکل چهپ گئی هي اور شهاب الدین محمد بادشاه
نے اس مسجد کو بنایا هی که لطافت اور نزاکت اور خوبی اور
خوشنمائی اوسکی بیان سے باهر هی آدمي کو طاقت نهین که اوسکا
بیان کرسکے ایسی خوش قطع اور خوشنما مسجد روئے زمین پر نهین
سر سے پاؤں تک ایک رنگ کے سنگ سرخ کي هی اور اندر اوسکے فرش
سنگ مرمر کا هی اور جابجا سنگ سرخ مین سنگ مرمر کی

دھاریاں اور سنگ موسی کی پچی کاری ہوئی ہی برج اسکے تمام
سنگ سرمرکے ہین اور اوسمین سنگ موسی کی دھاریاں بنی ہوئی
ہین ایسے مہندس بے بدل نے یہہ مسجد بنائی ہی کہ کوئی
در و دیوار طاق محراب مرغولہ و کنگورہ تناسب سے خالی نہین ہی
دسوین شوال سنہ ۱۰۶۰ ھجری مطابق سال بست و چہارم جلوس
مین اس مسجد کی بنیاد باہتمام سعداللہ خان دیوان اعلی اور فاضل
خان خانسامان کے پڑنے شروع ہوئی اور ہر روز پانچ ہزار راج مزدور
بیلدار سنگتراش کام کرتے تھے باوجود اس اہتمام کے چھہ برس مین
دس لاکھہ روپیہ خرچ ہوکر یہہ مسجد تمام ہوئی اس مسجد کے
تین گنبذ ہین نہایت خوشنما نوے گز کے طول اور تیس گز کی
عرض مین اندر کو سات محرابین ہین اور باہر صحن کی طرف
گیارہ در ایک در تو بہت بلند ہی اور پانچ پانچ در ادہر اودہر ہین
بڑے در پر یا ہادی طغرا خط مین لکھا ہی اور باقی درون پر کتبہ
نام نامی شاہجہان اور تاریخ تعمیر اور زر مصارف کھدا ہوا ہی
اون درون کے دونو طرف مینار ہین نہایت بلند اور بغایت خوشنما
اور اوسمین زینے بنے ہوئے ہین کہ اوس رستہ سے مینار کے اوپر چلے
جاتے ہین میناروں کے اوپر بارہ دری کی برجیان سنگ مرمر کی
نہایت دلکشا و دلربا بنی ہوئی ہین ان میناروں پر چڑھنے سے
شہر کی عجیب کیفیت معلوم ہوتی ہی اور نہایت سیر دکھائی
دیتی ہی تمام شہر مثل کٹورہ کے معلوم ہوتا ہی شمالی مینارہ
بسبب بجلی کے گر پڑا تھا اور صحن کا فرش بھی کہ تمام سنگ سرخ کا

هی جابجا سے بگڑ گیا تھا سرکار دولتمدار انگریزی نے معین الدین
اکبر بادشاہ کے وقت میں اس مینار کو بنوا دیا تھا اور فرش بھی
درست کروادیاتھا کثرت نمازیوں کی اس مسجد میں مور و ملخ سے
زیادہ ہوتی ہی اور امام کی آواز تکبیر سب نمازیوں کو نہیں پہنچ سکتی
اسیواسطے شاہزادہ مرزا سلیم ابن معین الدین اکبر ثانی نے بڑی در
کے بیچ میں ایک مکبر سنگ باسی کا بہت خوشنما بنوا دیا هي
که اوس مکبر پر مکبر کھڑا ہوکر آواز الله اکبر اور ربنا لک الحمد
سب کے کان کا آویزہ کرتاہی اس مکبرکو آجکے دن تک که سنه ۱۲۶۴
ہی ۳۳ سال کا عرصه بنے ہوئے ہوا کیونکه سنه ۱۸۱۹ع میں بنا
تھا ممبر اس مسجد کا سنگ مرمر کا هي صحن مسجد کا نہایت
دلکشا اور بغایت فرحت بخش ہی ایکسو چھتیس گز عرض و
طول میں ہی اوسکے بیچوں بیچ حوض هي فرحت بخش روح
افزا دلکش اور دلربا پندرہ گز سے بارہ گز کا خوا سنگ مرمر کا اور
اوسکے بیچمیں فوارہ لگا ہوا ہی اس مسجد کے صحن کے چاروں
طرف ایوانہاي خوشنما اور دالانہاي فرحت افزا اور حجرهاي دلکش
اور مکانات فرحت بخش بنے ہوئے ہیں اور چاروں کونوں پر چار
برج ہیں بارہ دری کے دلچسپ که اوس سے ایک عجیب رونق
اور بہار حاصل ہوگئی هي جنوبی اور شرقی دالان کے سامنے دایرہ
ہندی وقت نماز جانے کے لیے بنا ہواهي اس مسجد کے تین دروازہ
ہیں بہت عالي ایک جانب جنوب بطرف بازار چتلی قبر اور
دوسرا جانب شرق بطرف خاص بازار اور تیسرا جانب شمال بطرف

بازار پایہ والہ اور ان تینوں دروازوں میں برنجی کواڑ لگے ہیں تاریخ اس مسجد کی یہہ ہی

• مسجد کان کعبۂ ثانی است تاریخش بود •
• قبلۂ حاجات آمد مسجد شاہ جہان

اندرپرست

پہلا نام اس دلی کا اندر پرست تھا اندر نام ہي اکاس کے راجہ کا جو ہندوؤن کے مذہب مین ایک مقرري راجہ ہی اور پرست کہتے ہین دونو ہاتھہ بھرکر دان کرنے کو ہندوؤن کے اعتقاد مین یہہ بات ہی کہ یہان راجہ اندر نے کبھی اگلے زمانہ مین دونوہاتھہ بھر کر موتیون کا دان کیاتھا جب سے یہہ جگہہ اندر پرست مشہور ہوگئی پھراندرپت کہنے لگے اسمین تین روایتین ہین ایک یہہ کہ یہہ لفظ ڈھلی ہی اور ڈھلی اوس زمین کو کہتے ہین جو نرم ہو جہان پر میخ نہ گڑہ سکے یہان کی زمین بہت نرم تھی اسواسطے اسکا نام ڈھلي ہوا - دوسری روایت یہہ ہي کہ ڈھلو ایک زمیندار تھا اوسنے اس گانو کو اپنے نام پر آباد کیا تھا جب سے اسکو ڈھلي کہنے لگے - تیسری روایت یہہ ہي کہ راجہ دلیپ نے اپنے نام پر شہر آباد کیا جب سے دلی کہنے لگے •

پہلے ہی پہل دلی مین راجہ اینکپال تنور نے قلعہ بنایا ہی چنانچہ وہ قلعہ ابتک شاہجہان آباد سے ڈھائی کوس پر جنوب

کی طرف موجود ہی اسکو پرانا قلعہ کہتے بعد اوسکے جب تنوروں کی قوم سے حکومت جاتي رہی اور چوہانوں کے پاس پہنچی اور راے پتہورا جسکا اصلی نام راے پرتھی راج ہی بادشاہ ہوا اوسوقت اوسنے سمت ایکہزار دوسو میں ایک قلعہ اور بنایا چنانچہ اس قلعہ کا ابتلک قطب صاحب کے پاس لاٹھ کے قریب نشان موجود ہی راي پتہورا کے قلعہ میں سلطان قطب الدین ایبک نے ایک محل بنایا تھا اوسکا نام قصر سفید رکھا تھا یہہ محل بعد سنہ ۶۰۰ ہجري کی تعمیر ہوا تھا اوسي محل کے پاس سلطان محمود غازي نے ایک محل بنام قصر ہزار ستون بنایا تھا جسکا اب نشان نہیں ملتا پھر جبکہ سنہ ۶۶۶ ہجري میں سلطان غیاث الدین بلبن بادشاہ ہوا تو اسنے ایک قلعہ بنام قلعہ مرزغن بناکیا اسکابھی اب نشان نہیں رہا مگر کہتے ہیں کہ حضرت نظام الدین اولیا کا جہاں مزار ہي اسکے قریب یہہ قلعہ تھا اسیواسطے وہاں کي آبادي کا نام غیاث پور ہی جب سلطان معزالدین کیقباد بادشاہ ہوا اوسنے سنہ ۶۸۶ ہجری میں ایک قلعہ بنایا جسکو کیلو گھري کہتے ہیں یہہ قلعہ قریب مزار ہمایون بادشاہ کے تھا چنانچہ ابتک ایک موضع بنام کیلوگڑھی وہاں موجود ہی اسکی مدح حضرت امیر خسرو دہلوي نے قران السعدین میں کی ہی بعد اسکی جلال الدین خلجی نے سنہ ۶۸۹ ہجری میں ایک محل بنایا اور کوشک لعل اوسکا نام رکھا اب اس محل کا بھی نشان نہیں ملتا کہ کہاں تھا اور کیا ہوا بعضے لوگ کہتے ہیں کہ یہہ محل حضرت سلطان

جی کی درگاہ کے پاس تھا اور ایک عمارت جو لعل محل کرکے مشہور هی منجملہ اوسی عمارت کے هی •

جبکہ سلطان علاؤالدین خلجی بادشاہ هوا اوسنے اپنے عہد مین کہ سنہ ۶۹۵ هجری سے شروع هوا تھا اور ایک قلعہ بنایا اور اوس قلعہ کا سری نام رکھا چنانچہ اببھی قطب صاحب کو جاتے هوئی بائین هاتھہ کو اوس قلعہ کا کچھہ کچھہ نشان پایا جاتا هي جب غیاث الدین تغلق بادشاہ هوا اوسنے سنہ ۷۲۵ هجری مین اپنا قلعہ جدید آباد کیا اور طرح طرح کی عمارات سے آراستہ کیا چنانچہ یہہ قلعہ ابتلک موجود هی اسکو تغلق آباد کہتے هین جب اوسکا بیٹا سلطان محمد تغلق عادل شاہ عرف سلطان خونی بادشاہ هوا اوسنے ایک قلعہ عادل آباد بسایا اوسکو عمارت هزار ستون بھی کہا کرتے هین •

جبکہ یہہ بادشاهت ایک کے هاتھہ سے دوسرے کے هاتھہ اور دوسرے کے هاتھہ سے تیسرے کے هاتھہ هوتی هوئی سلطان فیروز شاہ تک پہنچی اوسنے اپنے عہد سلطنت مین یعنے سنہ ۷۵۵ هجری مین ایک اور قلعہ بنایا اور ایک نیا شہر آباد کیا اور اوسکا نام فیروز آباد رکھا لیکن اب اس قلعہ کا حال معلوم نہین هوتا کہ کہان تھا بعضے کہتے هین کہ یہہ قلعہ اوس جگہ تھا جہان پر اب گانو فیروز آباد بستا هی اسی بادشاہ نے اوس سن مین یعنے سنہ ۷۵۵ هجری مین ایک اور عمارت بنائی اور اوسپر ایک پتھر کی لاٹھہ لگائی چنانچہ یہہ عمارت ابتک موجود هی سرکار انگریزی کے وقت مین اس قلعہ کے تمام پتھر اور اینٹ توڑی گئی اسکو فیروز شاہ کا کوٹلہ کہتے هین •

جبکہ خضرخان بادشاہ ہوا اوسنے دریا کے کنارے سنہ ۸۲۱ ہجری میں ایک قلعہ بنایا اگرچہ اس زمانہ میں اوس قلعہ کا بھی نشان نہیں ملتا لیکن لوگ بیان کرتے ہیں کہ خضر کی گمٹی کے پاس یہہ قلعہ تھا جبکہ سلطان مبارک شاہ بیٹا خضرخان کا بادشاہ ہوا اوسنے سنہ ۸۲۸ ہجری میں ایک اور قلعہ بنایا اور مبارک آباد اوسکا نام رکھا یہہ قلعہ صفدرجنگ کے مقبرہ کے سامنے تھا چنانچہ اب بھی اوس جگہ ایک گانو بستا ہی اوسکو مبارک پور کا کوٹلہ کہتے ہیں *

قلعہ دین پناہ یہہ وہ قلعہ ہی جسکو راجہ اینگ پال تنورنے بنایا تھا اور اب پرانا قلعہ کرکے مشہور ہی لیکن یہہ قلعہ بالکل منہدم ہوگیا تھا جب محمد ہمایون بادشاہ نے دلی کو فتح کیا اوسنے سنہ ۹۳۸ ہجری میں اس قلعہ کو از سرنو تعمیر کیا اور اب جو کچھہ عمارت اس قلعہ کی دکھلائی دیتی ہی وہ اسی بادشاہ دین پناہ کی بنائی ہوئی ہی جبکہ شیر شاہ ہمایون بادشا پر غالب ہوا اور دلی اوسکے ہاتھہ لگی تو اوسنے اسی قلعہ میں کچھہ کچھہ مکان بنائے اور ایک مکان بطور جہان نمان کے بناکر اوسکا شیر منڈل نام رکھا چنانچہ یہہ مکان پرانے قلعہ کی مسجد کے پاس موجود ہی اور جب ہمایون بادشاہ دوسری بار آیا تو اوسنے اسمین کتب خانہ مقرر کیا لیکن اس عمارت بنانے کے بعد سنہ ۹۴۳ ہجری میں شیر شاہ کو قلعہ بنانے کی ہوس بھی ہوئی اور اسی قلعہ کے پاس اوسنے ایک چھوٹا سا قلعہ بنایا اور اوسکا بھی شیر منڈل نام رکھا

لیکن اب اوسکا کچھہ نشان نہین معلوم ہوتا بالکل ٹوٹ کے برابر ہوگیا ہی ٭

سلیم گڈہ ۔ اس قلعہ کو سلیم شاہ ابن شیر شاہ نے سنہ ٩٥٢ ہجری مین چارلاکہہ روپیہ خرچ کرکے بنایا ہی چنانچہ یہہ قلعہ دریا کے کنارہ لعل قلعہ کے سامنے موجود ہی بلکہ اوس لال قلعہ سے مل گیا ہی اس زمانہ مین بادشاہی لوگون نے اس قلعہ کا نام بدل دیا ہی اور سلیم گڈہ کے بدلے نور گڈہ کہتے ہین یہہ سب عمارتین تو اگلے زمانہ کی تہین لیکن شاہجہان بادشاہ نے سنہ ١٠٤٨ ہجري مین ایک نیا قلعہ بنایا جسکو لعل قلعہ کہتے ہین اور ایک شہر آباد کیا جسکا نام شاہجہان آباد رکھا یہہ عمارات ابتک موجود ہین

آب و ہوا کا بیان

اگلے زمانہ کی آب و ہوا کي بہت تعریف سنی جاتی ہی لیکن اس زمانے مین میرے نزدیک خاص شہرکي آب و ہوا اچھی نہین شہر مین عموما کوئے کھاري ہین لیکن جو جوکوئی نہر کے کنارے پر ہین اونکا پانی میٹھا ہی دریا کے پانی کے بیان کرنے کی کچھہ حاجت نہین کہ جیسا دریا کا پانی ہوتا ہي ویساہی ہی بلکہ اس سبب سے کہ اب دریا مین پانی بہت کم رہگیا ہي اور جا بجا نہرون مین کٹ گیا ہی دریا کا پانی بہی اچھا نہین

رھا کنوؤن کا پانی گرمیون مین بہت سرد ھوتا ھی اور برف اور شورہ کے پانی کو بھی مات کرتا ھی اور ھلکا بھی ھوتا ھی لیکن جیسا چاھئے ویسا ھاضم نہین • ھوا یہان کی نہایت مرطوب ھوگئی ھی اور بہت آدمی بلکہ تمام شہر کے لوگ امراض ضعف معدہ اور نزلہ مین گرفتار ھین •

گرمیون مین گرمی اگرچہ بہت شدت کی نہین ھوتی لیکن امراض وبائی شہر مین پھیل جاتے ھین اکثر شہر کے باھر کی آب و ھوا بہت اچھی ھی پانی بھی ھاضم ھوا بھی بہت خوب بیماری بھی بہت کم خصوصا قطب صاحب کی آب و ھوا بہت اچھی مشہور ھی •

زبان کا بیان

یہان جو اب زبان مروج ھی اور جسمین سب لوگ بولتے چالتے ھین اوسکا نام اردو ھی اور تحقیق اسکی یون ھی کہ اردو ترکی لفظ ھی اور اوسکے معنی بازار کے ھین اور اردو سے مراد اردوئی شاھجہان ھی اگرچہ دلی بہت قدیم شہر ھی اور ھندون کے تمام راجہ پرجاؤن کا ھمیشہ سے دارالسلطنت رھا ھی لیکن سب اپنی اپنی بھاکھا بولتے تھے ایک کی زبان دوسرے کی زبان سے نہین ملتی تھی جبکہ ھندوستان مین مسلمانون کی عملداری ھوئی اور مسلمان لوگ ان شہرون مین آئے اور بھی مشکل پڑی اوراس نئی زبان کی

لوگون کے آنے سے سودا سلف لینے دینے بیچنے بچانے مین دقت پڑنے لگی اول اول تو مسلمانون کی عملداری مین اختلاف رہا کبھی کسي کی بادشاہت رہی اور کبھی کسی کی کبھي غوری آئے اور کبھی لودي اور کبھی پٹھان ارر کبھي مغل اس سبب سے زبان کا بدستور اختلاف چلاگیا اور کوئی شخص اسکی اصلاح کے پیچھے نہ پڑا جبکہ اکبر بادشاہ ہوا ایک گونہ سلطنت کو قیام ہوا اور سب لوگ اپنے اپنے ٹھکانے بیٹھے ارر علم کا بھی چرچا ہوا لیکن اوس زمانہ مین فارسی کي ایسی قدر تھی کہ لوگ اور طرف متوجہ بھی نہین ہوتے تھے جبکہ شہاب الدین شاہجہان بادشاہ ہوا اور اوسنے انتظام سلطنت کا کیا اور سب ملکون کے وکلاء کے حاضر رہنے کا حکم دیا اور دلی شہر کو نئے سرسے آباد کیا اور قلعہ بنایا اور شاہجہان آباد اوس شہر کا نام رکھا اوسوقت اس شہرمین تمام ملکون کے لوگون کا مجمع ہوا ہرایک کی گفتار رفتار جدا جدا تھي ہر ایک کا رنگ ڈھنگ نرالا تھا جب آپس مین معاملات کرتے لاچار ایک لفظ اپنی زبان کا دو لفظ اوسکی زبان کے تین لفظ دوسرے کی زبان کے ملاکر بولتے اورسودا سلف کرتے رفتہ رفتہ اس زبان نے ایسی ترکیب پائی کہ یہہ خود ایک نئی زبان ہوگئی اور جو نہ یہہ زبان خاص بادشاہی بازار مین مروج تھی اسواسطے اسکو زبان اردو کہا کرتے تھے اور بادشاہی امیر اسیکو بولا کرتے تھے گویا کہ ہندوستان کے مسلمانون کی یہی زبان تھي ہوتے ہوتے خود اس زبان ہی کا نام اردو ہوگیا اوسوقت سے اس زبان نے رونق

حاصل کي اور دن بدن تراش خراش اسمين هوتي گئي يهانتک که جس زمانه مين مير اور سودا نے آوازہ اپني خوش بياني کا بلند کيا تها اوسوقت يهه زبان بهت درست هوگئي تهي اور عجب رنگ ڈهنگ نکال لائي تهي اونکے بعد کچهه کچهه اس زبان مين تغير اور تبديل هوني اور اب ايسي هوگئي هی که قيامت تک اس سے بهتر هوني ممکن نهين اور اس زبان کو شاهجهان آباد سے ايسي نسبت هی جيسي فارسي کو شيراز سے يعنے يهان کے لوگون کي زبان تمام اردو بولنے والون کو سند هی نهين تو بقول مير امن کے اپني دستار رفتار گفتار کو کوئي برا نهين جانتا اگر ايک گنوار سے پوچهئے تو شهر والے کو نام رکهتا هی اور اپني تئين سب سے بهتر سمجهتا هی خير عاقلان خود ميدانند اگرچه اس زبان مين اکثر فارسي اور عربي اور سنسکرت کے الفاظ مستعمل هين اور بعضے بعضون مين کچهه تغير اور تبديل کرلي هی ليکن اس زمانه مين اور شهر کے لوگون نے يهه طريقه اختيار کيا هي که اردو زبان مين يا تو فارسي کے لغت بهت ملا ديتے هين اور يا فارسي کي ترکيب پر لکهنے لگتے هين يهه دونو باتين اچهي نهين اونسے اردو پن نهين رهتا اور ظاهر هی که اسبات کے لئے که کسقدر فارسي کي ترکيب ديجاوے اور کون کونسي لغت اور زبانون کي نه بولي جاوين کوئي قاعده نهين مقرر هوسکتا يهه بات صرف اهل زبان کي صحت پر منحصر هی

تمام شد

انتخاب دیوان سودا

• مقدور نہین اوسکي تجلی کے بیان کا •
• جون شمع سراپا ہو اگر صرف زبان کا •
• پردہ کو تعین کے در دل سے اوٹھادے •
• کھلتا ہی ابھی پل مین طلسمات جہان کا •
• اس گلشن ہستی مین عجب دید ہی لیکن •
• جب چشم کھلی گل کی تو موسم ہي خزان کا •
• دکھلاینے لیجا کے تجھے مصر کا بازار •
• لیکن نہین خواہان کوئی وہان جنس گران کا •
• ہستی سے عدم تلک نفس چندکي ہي راہ •
• دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہی کہان کا •

وله

• ہر سنگ مین شرار ہی تیرے ظہور کا •
• موسیٰ نہین کہ سیر کرون کوہ طور کا •
• توڑون یہہ آئنہ کہ ہم آغوش عکس ہی •
• ہووے نہ مجکو پاس جو تیرے حضور کا •

• هم تو قفس مین آن کے خاموش هو رهے •
• اي همصفیر نالۂ ناحق کے شور کا •
• سودا کبھی نمانئیو واعظ کی گفتگو •
• آوازۂ دهل هی خوش آینده دور کا •

وله

• چھٹنا ضرور مکھه پہ هی زلف سیاہ کا •
• روشن بغیر شام نهو چهرہ ماہ کا •
• جونسایہ اس چمن مین پھرا مین تمام عمر •
• شرمندہ پا نهین میرا برگ گیاہ کا •
• تاراج چشم ترک بتان کیون نهو یہہ دل •
• غارت کرے هی ملک کو فرقہ سپاہ کا •
• اي آہ شعلہ یار تیرا کیا کهون اثر •
• رتبہ رکھی نہ کوہ تیرے اگے کاہ کا •
• حاضر هی تیرے سامنی سودا کر اسکو قتل •
• مجرم یہہ سب طرحسے هی پر ایک نگاہ کا •

وله

• گلہ لکھون مین اگر تیرے بیوفائي کا

• لہو مین غرق سفینہ ہو آشنائیکا •
• زبان ہی شکر مین قاصر شکستہ بالی کے •
• کہ جن نے دام مٹا یا خلش رہائی کا •
• دماغ جھڑگیا آخر تیرانہ اسے نمرود •
• چلانہ پشہ سے کچھہ بس تري خدائیکا • •
• میرے سجود کي دیر و حرم سے گذری قدر •
• رکھون ہون دعوی تري درپہ جبہہ سائیکا •
• نہ چھہٹے دل سے اب ہرگز زبان تلک یکحرف •
• اگر بیان کرون طالع کی نا رسائیکا •
• دکھاؤنگا تجھی زاہد اوس آفت دین کو •
• خلل دماغ مین تیرے ہي پارسائیکا •

ولہ

• ڈرون ہون یہ نجاوے • شہر بندہ کر تار رونیکا •
• نظر آتا ہی پھر آنکھونمین کچھہ آثار رونیکا •
• جو مذکور اوس سے کرتا ہی کوئي غمخوار رونیکا •
• تو کہتا ہی کہ چپ رہ ہی اوسے آزار رونیکا •
• کبھی خون جگر کبھہ اشک کا ہي لخت دل پارو •
• کسوئے بھی کہین دیکھا ہی یہہ بس تار رونیکا •
• مین اپنے حال پر ہنستا ہون ورنہ ہر گھڑی ظالم •

• محبت مین ترے سامان هی کیا نیاز رونیکا •
• کبهو مهن بات بن روئے نهین کي اوسے پر اونے •
• نپوچها یون سبب کیا هی تیرسے هر بار رونیکا •

ولہ

• دامن صبا نہ چهوسکے جس شہسوار کا •
• پہنچے کب اوسکو هاتهہ همارے غبارہ کا •
• موج نسیم آج هی آلودۂ گرد سے •
• دل خاک هوگیا هی کسی بیقرار کا •
• خون جگر شراب ترشح یہہ چشم تر •
• ساغر میرا گرو نهین ابرِ بہار کا •
• چشم کرم سے عاشق وحشی اسیر هو •
• الفت هی دام آهوئے دلکے شکار کا •
• سودا شراب عشق نہ کہتے تهے هم نہ پی •
• آخر مزا نہ پایا اب اوسکے خمار کا •

ولہ

• جب خیال آتاهی اس دلمین ترے اطوارکا •
• سر نظر آتا نهین دهر بر مجهے دوچار کا •